نمبر ۱۰۸ | مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۳۳ء | یوم یکشنبہ | مطابق ۱۴ ذیقعد ۱۳۵۱ھ | جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۹-مارچ بوقت ساڑھے تین بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے- کہ حضور کی صحت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے:۔

حضرت ام المومنین رضؓ کو آج (۹-مارچ) سردرد کے باعث سخت تکلیف رہی- احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں:۔

حضرت میرزا شریف احمد صاحب ٹیریٹوریل کی ٹرننگ سے واپس تشریف لے آئے ہیں-

خان بہادر چودہری ابوالہاشم صاحب اسسٹنٹ ڈائرکٹر تعلیمات علاقہ بنگال تشریف لائے ہیں- جو حج کے لئے عنقریب تشریف لے جانے والے ہیں:۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے بہت سے مبلغین کو جھنگ- آنبہ شیخوپورہ- بھاکا بھٹیاں- پنڈی بھٹیاں سکھیکے- گرمٹ شنکر- ساہنہ وال- کوٹ کپورا- اور کالا گجراں بھیجا گیا- ان مقامات پر ۱۰ تا ۱۳- مارچ جلسے اور مناظرے قرار پائے ہیں:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالےٰ کی رحمت اور قدرت کے ہاتھ ہمیشہ کھلے ہیں اور کھلے رہیں گے

"اگر خدائے کریم و رحیم کو یہی منظور تھا- کہ قرب الٰہی کے دروازوں پر مہر لگ جائے- تو پھر اس سے تمام تعلیم اسلام عبث ٹھیرتی ہے- اور اسلام ایک ایسا گھر ویران اور سنسان ماننا پڑتا ہے- جس میں کسی نوع کی برکت کا نام و نشان نہیں- اور اگر یہی سچ ہے- کہ خدا تعالےٰ تمام برکتوں اور اماموں- اور ولایتوں پر مہر لگا چکا ہے- اور آئندہ بکلی وہ راہیں بند ہیں- تو خدا تعالےٰ کے سچے طالبوں کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی دل توڑنے والا واقعہ نہ ہوگا- گویا وہ جیتے ہی مر گئے- اور ان کے ہاتھ میں بجز چند خشک قصوں کے اور کوئی مغز اور بات نہیں- اس عقیدہ کو سچ ماننے والے کیوں پنجوقت نماز میں یہ دعا پڑھتے ہیں اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کیونکہ اس دعا کے یہی معنے ہیں- کہ اے خدائے قادر ہم کو وہ راہ اپنے قرب کا عنایت کر جو تو نے نبیوں اور اماموں اور صدیقوں اور شہیدوں کو عنایت کیا تھا- پس یہ آیت صاف بتلاتی ہے- کہ کمالات امامت کا راہ ہمیشہ کے لئے کھلا ہے- اور ایسا ہی ہونا چاہئیے تھا- اس عاجز نے اسی راہ کے اظہار ثبوت کے لئے بیس ہزار اشتہار مختلف دیار و امصار میں بھیجا ہے- اگر یہ برکت نہیں- تو پھر اسلام میں فضیلت ہی کیا ہے- خدا تعالےٰ کے دونوں ہاتھ رحمت اور قدرت کے ہمیشہ کھلے ہیں- اور کھلے رہیں گے- اور جس دن اسلام میں یہ برکتیں نہیں ہونگی- اسی دن قیامت آجائیگی- پرانا عقیدہ ایسا موثر ہوتا ہے- کہ بجائے پہلی مانا جاتا ہے- اور اس سے کوئی انسان بجز فضل خداوند تعالےٰ نجات نہیں پا سکتا- ایک دو آپ لوگوں میں اس دعا کے ثابت کرنے کے لئے موجود ہے- کیا آپ لوگوں میں سے کسی کو خیال آتا ہے- کہ اس کی آزمائش کرے"

(الحکم ۱۰- مارچ ۱۹۰۳ء)

اِسلامی مُمالک کی خبریں

اور

اہم کوائف

افغانستان میں فارسی کی بجائے پشتو

ایک عرصہ سے افغانستان میں زبانِ فارسی رائج ہے لیکن حال ہی میں حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ فارسی کے بجائے پشتو زبان رائج کی جائے۔ چنانچہ سال نو سے عدالتوں اور مدارس میں پشتو زبان کو لازمی قرار دے دیا گیا ہے۔ اور رفتہ رفتہ تمام سرکاری ادارات میں بھی فارسی کے بجائے پشتو رائج ہو جائیگی۔ نیز ایک ادارہ قائم کیا گیا ہے۔ جو پشتو زبان کی ترقی کے وسائل اختیار کرے گا۔ اور اس کے زیر اہتمام پشتو کا ایک اخبار بھی جاری کیا جائے گا۔

وفادار قبائل کو انعامات

معاصر "اصلاح" کابل رقمطراز ہے۔ کہ سمت جنوبی کے جن قبائل کو بچہ سقہ کے خلاف موجودہ فرماں روا کی امداد کے صلہ میں انعامات کا وعدہ کیا گیا تھا۔ ان کی ادائگی میں توقف کی وجہ سے ان کے اندر بددلی پیدا ہو رہی تھی۔ اور وُہ مشتعل ہو رہے تھے اس لئے سردار اللہ نواز خاں کو موعودہ انعامات کی تقسیم کے لئے حکومت نے روانہ کر دیا ہے۔

حکومت افغانستان کا عفوِ عام

حکومتِ افغانستان نے ان ۷۵ قیدیوں کو جو بدخشاں کی بغاوت میں ابراہیم بیگ کا ساتھ دینے کے الزام میں ماخوذ ہو کر کابل میں قید تھے۔ طلبِ معافی پر معاف کر کے اپنے وطن جانے کی اجازت دے دی ہے۔

بغداد اور طہران میں برقی اتصال

ایران و عراق کے مابین باوجود ظاہری اتصال کے برقی پیغام رسانی کا سلسلہ موجود نہیں تھا۔ اور برقی پیغامات کا تبادلہ ہندوستان کے توسط سے ہوتا تھا۔ اب ایک معاہدہ کے رُو سے حکومت ایران نے برقی لائن کو "کرمان شاہ" سے "خسروی" تک جو ایرانی سرحد پر عراق کی پہلی چوکی ہے۔ وسیع کر دیا ہے۔ جہاں عراقی لائن "کحیل کحبل" سے آکر اس کے ساتھ مل گئی ہے۔ اور اس طرح بغداد اور طہران میں برقی اتصال ہو گیا ہے۔ حکومت ایران نے اس پر ۹۸۰۰ ریال خرچ کئے ہیں۔

مصر کے وزیر اعظم پر فالج کا حملہ

قاہرہ کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ اسمٰعیل صدقی پاشا پر فالج کا شدید حملہ ہوا ہے جس نے آپ کا ایک ہاتھ شل کر دیا ہے۔

وزارت مصر میں انقلاب کی توقع

صدقی پاشا کی بیماری کی وجہ سے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وزارت میں تبدیلی ہو جائے گی۔ کیونکہ بصورت صحت بھی وُہ شاید کام کرنے کے قابل نہ رہیں گے۔ حزب الوفد نے ایوان سعد میں ایک زبردست اجتماع کر کے شاہ فواد کی خدمت میں اس مضمون کا ایک عریضہ ارسال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کہ ملک کو موجودہ وزارت کے عذاب سے نجات دی جائے۔ نیز ایک اعلان شائع کرنے کا فیصلہ کیا۔ جس میں قوم سے اپیل کیا گیا ہے۔ کہ حکومت کو قرض نہ دے۔

مصری سیاست سے برطانیہ کی دلچسپی

قاہرہ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ مصری وزارت میں انقلاب کے امکان سے انگریزی حلقوں میں تردد پیدا ہو گیا ہے۔ برطانوی ہائی کمشنر متعینہ مصر صدقی پاشا کی حمایت میں ہیں۔ اور ان کی کوشش ہے۔ کہ وزارت میں کسی قسم کی تبدیلی نہ ہو۔ اور صدقی پاشا کی بحالی صحت کا صبر کے ساتھ انتظار کیا جائے۔

ایک مصری سیاستدان کا انتقال

سعد زاغلول پاشا کے بھتیجے فتح اللہ برکات پاشا کا جو مصر میں زبردست شخصیت کے مالک اور سیاسی قائد تھے۔ خون کا دورہ بند ہو جانے کی وجہ سے یکایک انتقال ہو گیا۔

مصری منڈیوں پر جاپانی حملہ

قاہرہ کی خبر مظہر ہے۔ کہ ان دنوں مصری بازار جاپانی کپڑے سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور اس کی درآمد روز بروز بڑھ رہی ہے۔ ۱۹۲۹ء میں قریباً ۸۳ ہزار روپیہ کا کپڑا آیا تھا۔ مگر ۱۹۳۲ء میں دو لاکھ سے بھی زیادہ کا۔ حکومت مصر اس صورتِ حالات سے بہت پریشان ہے۔ اور اس کے انسداد کے لئے سرگرم کوششیں کر رہی ہے۔

عراق میں جاپانی کپڑا

عراقی اخبارات راوی ہیں۔ کہ اسوقت وہاں کی منڈیوں میں جاپان کا ارزان کپڑا ابھرا پڑا ہے۔ اور ابھی مزید ارزانی کی توقع ہے۔ دوسرے ممالک اس کے مقابلہ کی کوشش کر رہے ہیں مگر انہیں کامیابی نہیں ہوئی۔

ترکی کی اقتصادی رپورٹ

انگورہ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ حکومت ترکی نے ملک کے اقتصادی حالات کی تحقیقات کے لئے جو مجلس مقرر کی تھی۔ اس نے اب اپنا کام ختم کر کے رپورٹ تیار کر لی ہے۔ اور وزیر اقتصاد کی واپسی پر جو صدر جمہوریہ کے ہمراہ دورہ پر ہیں۔ ان کے پیش کر دی جائے گی۔

آزادیٔ شام کا مسئلہ

معاصر جمہوریت (ترکی) نے محمد علی بک صدر جمہوریہ شام کا ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں آپ نے شام و فرانس کے جدید معاہدہ کے متعلق جو ہنوز پردہ اخفا میں ہے اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ اس کے رُو سے شام کو عنقریب آزادی مل جائیگی۔ اور دونوں ملک مساوات کے باعزت اصُول کے ساتھ ایک دوسرے کے دوست ہونگے۔

ترکی میں افیون کی کاشت

انسان کے قوائے مادر قوتِ عمل کے لئے افیون کے نقصانات کے پیش نظر حکومت ترکی نے پوست کی کاشت کی ممانعت کر دی ہے۔ دوا کے طور پر استعمال کے لئے اس کی کسی قدر مقدار حکومت خود اپنے اہتمام سے بویا کرے گی۔

بہاولپور کا مقدمہ تنسیخ نکاح

مقدمہ بہاولپور کی کارروائی یکم مارچ ۱۹۳۳ء سے شروع ہے۔ مدعاعلیہ کی طرف سے شیخ مبارک احمدؐ صاحب اور مولوی محمد عبداللہ صاحب اعجاز مختار ہیں۔ ان کی طرف سے ایک درخواست اس مضمون کی دی گئی۔ کہ گزشتہ پیشی پر مقدمہ کو ملتوی کیا گیا تھا۔ تا مدعیہ خود عدالت میں حاضر ہو کر بیان دے۔ کہ وُہ مقدمہ چلانا چاہتی ہے۔ یا وُہ مقدمہ چلانے کے وقت اپنا بالغ ہونا ثابت کرے۔ اس امر کے لئے یکم فروری تاریخ مقرر ہوئی تھی۔ لیکن جوبلی کی وجہ سے اس تاریخ پر کچھ نہ ہو سکا۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ اب مقدمہ کی کارروائی شروع کرنے سے پیشتر اس امر کا فیصلہ کیا جائے۔

اس درخواست پر ڈسٹرکٹ جج نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ مقدمہ ایسے سٹیج پر پہونچ چکا ہے۔ کہ کارروائی کو نہیں روکا جا سکتا۔ ہاں ایک تنقیح نکال لی گئی ہے۔ جس پر فیصلہ کرتے وقت غور کیا جائے گا۔ اس کے بعد مولانا شمس صاحب کے بیان پر جرح شروع ہُوئی۔ جو قلم بند کی جا رہی ہے۔ مفصل روئداد بعد میں شائع کی جائے گی۔

پہلے روز کی کارروائی پونے تین بجے ختم ہُوئی۔ ۲۔ مارچ کو چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر بھی تشریف لے آئے۔ اور آپ کے مشورہ کے مطابق گزشتہ درخواست کے مضمون کی ایک اور درخواست دی گئی۔ لیکن یہ تمام کوششیں بے سُود ثابت ہُوئیں حتے کہ اس فیصلہ کے خلاف اسی وقت چیف کورٹ میں اپیل کی گئی۔ لیکن چیف کورٹ نے فیصلہ کیا۔ کہ ڈسٹرکٹ جج کے فیصلہ پر اپیل نہیں ہو سکتی۔

۳۔ مارچ کو جمعہ تھا۔ اس لئے عدالت میں تعطیل رہی۔

۴۔ مارچ کو ہز ہائی نس نواب صاحب بہاولپور کی بیگم صاحبہ کا انتقال ہو گیا۔ جس کی وجہ سے ۴۔ ۵۔ ۶۔ مارچ کی تعطیل ہو گئی۔ ۷۔ مارچ کو بھی مولانا شمس پر جرح جاری رہی۔

(نامہ نگار)

181

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۰۸ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۳۳ء | جلد ۲۰

غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کی مخالفت

مولوی ظفر علی صاحب اور ان کی پارٹی کی طرف سے

تبلیغ اسلام میں سد راہ بننے کی کوشش

۵۔ مارچ کا یوم التبلیغ جس کی غرض قریباً ایک ماہ تک مسلسل بالفاظ جلی جماعت احمدیہ کے صیغہ دعوت و تبلیغ کی طرف سے یہ شائع کی جاتی رہی ہے۔ کہ "تمام غیر مسلموں خصوصاً ہندوؤں کو تبلیغ اسلام کی جائے"۔ مولوی ظفر علی صاحب اور ان کی پارٹی نے دھوکہ۔ فریب اور غلط بیانی کے ذریعہ اس کی مخالفت کا طوفان برپا کرنے کی کوشش کر کے ثابت کر دیا ہے۔ کہ ان لوگوں سے ان کی بداعمالیوں اور اسلام سے بیگانگت اختیار کر لینے کی وجہ سے نہ صرف اشاعت اسلام کی توفیق چھن چکی ہے۔ بلکہ ان پر یہ لعنت بھی مسلط ہو چکی ہے۔ کہ وہ کسی اور کو بھی تبلیغ اسلام کرتے ہوئے نہ دیکھ سکیں۔ اور ہر ناجائز سے ناجائز طریق سے سد راہ بننے کی کوشش کرتے رہیں۔

"زمیندار" کی دیانت اور شرافت

بھلا ان سے کوئی پوچھے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی جماعت کے لئے ۵۔ مارچ کے یوم التبلیغ کے متعلق یہ فرض مقرر فرمایا تھا۔ کہ "اس دن مخاطب ہندو ہوں، مسلمان نہ ہوں"۔ "اس دن اہل ہنود کو مخاطب کیا جائے۔ سکھوں اور عیسائیوں کو بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح جہاں دیگر مذاہب کے لوگ پائے جائیں۔ انہیں بھی اسلام کی تبلیغ کی جائے"۔ اور اس ارشاد کی تعمیل کے لئے نظارت دعوت و تبلیغ نے جماعت کے لئے یہ اعلان بتکرار کیا۔ کہ "۵۔ مارچ کو جو یوم التبلیغ مقرر کیا گیا ہے۔ اس میں غیر مسلموں خصوصاً ہندوؤں کو دعوت اسلام دینا ہے یعنی یہ دن غیر مسلموں میں تبلیغ کرنے کے لئے مخصوص کیا گیا ہے"۔ تو پھر مولوی ظفر علی صاحب اور ان کی پارٹی کا یہ کہکر مسلمانوں کو جماعت احمدیہ کے خلاف مشتعل کرنے کی کوشش کرنا کس قسم کی دیانت اور شرافت کے ماتحت تھا۔ کہ "قادیانی امت نے اعلان کیا ہے کہ اس دن ہر مرزائی جلسے کرے اور مسلمانوں کے گھروں میں پہنچ کر مرزائیت کی تبلیغ کرے"۔ (زمیندار ۱۷۔ فروری)

پھر یہی نہیں۔ "زمیندار" نے شرارت اور غلط بیانی کو انتہاء تک پہنچاتے ہوئے یہاں تک لکھ دیا کہ

"قادیانیوں کا نیا پروگرام یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کے گھروں میں جبراً داخل ہو کر فتنہ و فساد پھیلائیں۔ اور اس فتنہ کو انجام دینے کے لئے عواقب سے لاپروا ہو جائیں۔ اور جان دینے سے بھی دریغ نہ کریں۔ جس کے صاف معنی یہ ہیں۔ کہ مسلمانوں کے گھروں میں داخل ہو کر فساد برپا کریں۔ لڑائی مول لیں۔ اور مخالفین کو زد و کوب کریں۔ یہ سب باتیں تبلیغ کے بہانہ سے کی جائیں۔ قادیانی امت نے تبلیغ کا یہ نیا طریق وضع کیا ہے۔ کہ لوگوں پر ان کی اندرون خانہ کی زندگی بھی تنگ کر دے"۔ (زمیندار ۱۷۔ فروری)

اشاعت اسلام میں روڑے اٹکانا

اس قسم کی صریح غلط بیانیوں اور فریب کاریوں کے ذریعہ مولوی ظفر علی صاحب اور ان کے رفقاء نے کوشش کی۔ کہ ۵۔ مارچ کے دن مسلمانوں کو جماعت احمدیہ سے جھگڑے کی پٹی پڑھائیں۔ تاکہ احمدی غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام نہ کر سکیں۔ چنانچہ مسلمانوں کو اس مقصد کے لئے "بہترین صورت" یہ بتائی گئی۔ کہ "۴۔ مارچ کو ہندوستان کے ہر شہر اور قصبہ میں مرزائیت کے خلاف جلسے کئے جائیں"۔ ایک طرف جماعت احمدیہ کے متعلق صریح کذب بیانی۔ اور دھوکہ دہی سے کام لیتے ہوئے مسلمانوں کو مشتعل کرنا۔ اور دوسری طرف اس موقعہ پر جبکہ جماعت احمدیہ غیر مسلموں اور خصوصاً ہندوؤں میں تبلیغ اسلام کرنا چاہتی ہو۔ اس قسم کے جلسے منعقد کرنے کی تلقین کرنا صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ یہ سب کچھ غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کو روکنے اور اشاعت اسلام کے رستہ میں روڑے اٹکانے کے لئے کیا گیا۔

احمدی اور اشاعت اسلام

مولوی ظفر علی صاحب اور ان کی پارٹی کی نگاہ میں احمدیوں میں ہزار عیب سہی۔ ہزار خرابیاں سہی۔ لیکن اس سے احمدیت کا کوئی اشد ترین مخالف اور بدترین دشمن بھی انکار نہیں کر سکتا۔ کہ احمدی اپنے آپ کو مسلمان کہتے۔ خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا اقرار کرتے۔ اور قرآن مجید کو خدا تعالیٰ کا کلام یقین کرتے ہیں۔ اور ان کے ذریعہ جو لوگ غیر مسلموں میں سے اسلام میں داخل ہوں۔ وہ بھی ان باتوں کا اقرار کریں گے۔ اگر مولوی صاحب اور ان کے ساتھیوں کے دل میں اسلام کی ایک ذرہ بھی محبت ہوتی اگر ان کی نگاہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے مثل شان کا کچھ بھی احترام ہوتا۔ اگر انہیں قرآن مجید کی تقدیس کا معمولی سا خیال بھی ہوتا۔ تو وہ قطعاً غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کی سعی کے خلاف نہ کھڑے ہوتے۔ خواہ وہ احمدیوں کی طرف سے ہی کی گئی تھی۔

ہر مسلمان کی خواہش

غیر مسلموں کی طرف سے جہالت اور بے علمی کے باعث آئے دن اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات پر جو ناپاک اور گندے اتہام لگائے جاتے ہیں۔ وہ ہر مسلمان کہلانے والے کے لئے بے حد تکلیف دہ اور روح فرسا ہیں۔ اور ہر [illegible] کہ ایسے لوگوں میں جس قدر بھی ہو سکے۔ کی جائے۔ اس کے لئے اول تو یہ کوشش ہونی چاہیئے۔ کہ انہیں اسلام کے نام لیوا اور رسول عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والے بنایا جائے۔ اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ انہیں دعوت اسلام دی جائے۔ اسلام کی تعلیم سے انہیں آگاہ کیا جائے۔ یا کم از کم ان کو اسلام کے خلاف بدگوئی اور بدزبانی سے تو باز رکھنے کی کوشش کی جائے۔ جس کی یہی صورت ہو سکتی ہے۔ کہ اسلام کی خوبیاں ان کے سامنے پیش کی جائیں اب ظاہر بات ہے۔ کہ ۵۔ مارچ کو جماعت احمدیہ کے پیش نظر یہی مقصد تھا اور اس مقصد کے حصول کے لئے جد و جہد کرنے کی وجہ سے جماعت احمدیہ کسی مسلمان کہلانے والے کے نزدیک قطعاً اس بات کی مستحق نہ تھی۔ کہ اس کی لعنت کی جاتی۔ اس کے رستہ میں روڑے اٹکائے جاتے! ایسے مسلمانوں کے ساتھ الجھانے کی کوشش کی جاتی۔ لیکن افسوس کہ مولوی ظفر علی صاحب اور ان کے ہم خیالوں نے یہ سب کچھ کیا۔ اور اس طرح [illegible] غداری۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عداوت۔ اور قرآن کریم سے دشمنی کو پایۂ ثبوت تک پہنچا دیا۔

مولوی ظفر علی صاحب اور ان کے رفقا کی حالت

ذرا غور تو فرمایئے۔ ایسے وقت میں جبکہ اسلام چاروں طرف سے اعداء کے نرغے میں گھرا ہوا ہے۔ ہر طرف سے اس پر حملے ہو رہے ہیں سینکڑوں نہیں۔ ہزاروں فرزندان توحید اور امت رسول کے نونہالوں کو غیر مذاہب کے حملہ آور چھین چھین کر لے جا رہے ہیں۔ اسلام کو دنیا سے مٹا دینے کے منصوبے دن رات کرتے رہتے۔ اور ان کو عمل میں لانے میں مصروف ہیں۔ ایسے نازک اور خطرناک موقعہ پر اسلام کے ان اجارہ داروں کو

جن کی زمام قیادت مولوی ظفر علی صاحب تھامے ہوئے ہیں۔ کبھی بھولے سے بھی یہ تو خیال نہ آیا۔ کہ وہ نہ صرف اسلام کی حفاظت کے لئے بلکہ غیر مسلموں کو اسلامی جھنڈے کے نیچے لانے کے لئے میدان کارزار میں اتریں۔ اور اسلام کو کامیاب و فتح مند کر کے دکھائیں۔ اس موقعہ پر انہیں اگر کوئی بات سوجھی ہے تو یہ کہ جو لوگ اسلام کی خاطر سینہ سپر ہو کر میدان مقابلہ میں اترے ہیں۔ ان کی پیٹھوں پر خنجر چلائیں اور غیر مسلموں کے مقابلہ میں انہیں ناکام بنانے کے لئے اپنی ساری طاقتیں اور تمام قابلیتیں صرف کر دیں۔ ایسی حالت میں کون کہہ سکتا ہے کہ یہ طریق عمل اختیار کرنے والوں کی نگاہ میں اسلام کی ایک ذرہ بھی وقعت باقی ہے۔ اور ان کے قلوب میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات کا کچھ بھی احترام ہے؛

مخالفین احمدیت کی شقاوت

فرض کرو ایسے بدبخت لوگ جماعت احمدیہ کو غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کرنے سے باز رکھنے میں کامیاب ہو جائیں۔ اور "زمیندار" مولوی ظفر علی صاحب کے متعلق یہ لکھکر خوش ہولے۔ کہ

"ان کے بشرے سے اس سپہ سالار کے فولادی عزم کا پتہ چلتا تھا۔ جو اپنی فتح کو مقدرات سے سمجھتا ہو" (زمیندار ۷۔ مارچ)

لیکن اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ یہی کہ اس زمانہ میں ساری دنیا کے مسلمان کہلانے والوں میں سے جو جماعت غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کے مقصد کو لے کر کھڑی ہوئی ہے۔ وہ نہ رہے۔ اگرچہ ایسا ہونا ناممکن ہے۔ کیونکہ اس جماعت کو خدا تعالے نے کھڑا کیا ہے۔ اور ہر قدم پر خدا تعالے اس کی مدد کر رہا ہے۔ لیکن جن لوگوں نے اپنی زندگی کا مقصد اس جماعت کو ناکام بنانا قرار دے رکھا ہے۔ ان کی شقاوت اور بدبختی میں کسے کلام ہوسکتا ہے؛

سیاسی نقطہ نگاہ سے اشاعتِ اسلام

پھر اگر مولوی ظفر علی صاحب اور ان کے رفقاء جماعت احمدیہ کی عداوت اور دشمنی میں اتنے بڑھ چکے ہیں۔ کہ اس پہلو کو سمجھنے کی اہلیت ہی نہیں رکھتے۔ تو اتنا تو خیال کریں۔ کہ سیاسی لحاظ سے مسلمانوں کی اس تعداد میں جس کی بنا پر وہ ملکی اور سیاسی حقوق کا مطالبہ کرتے ہیں اور جسے موجودہ زمانہ میں سیاسی حقوق کی بنیاد قرار دیا جاتا ہے۔ احمدیوں کو بھی مسلمانوں کے ساتھ شامل سمجھا جاتا ہے۔ اور احمدی غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کے ذریعہ جن افراد کو اپنے اندر شامل کریں گے۔ وہ مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ اور غیر مسلموں کی تعداد میں کمی کا باعث ہونگے۔ اور اس طرح یقیناً مسلمانوں کے سیاسی مفاد کو تقویت پہنچے گی۔ لیکن نفسانی اغراض اور عداوت کا ستیاناس ہو کہ مولوی ظفر علی صاحب وغیرہ نے اس بات کی بھی کوئی پروا نہ کی۔ اور انہوں نے غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کرنے کی اس لئے مخالفت شروع کر دی۔ کہ اس فریضہ کی ادائگی کی طرف جماعت احمدیہ اپنی خاص توجہ مبذول کئے ہوئے ہے۔ اس طرح انہوں نے مسلمانوں کے سیاسی اور ملکی مفاد کو بھی سخت نقصان پہونچانے کی کوشش کی۔ اور اتنا بھی خیال نہ کیا۔ کہ غیر مسلم اقوام جو اپنی تعداد میں اضافہ کرنے کے لئے ناجائز سے ناجائز طریق اختیار کئے ہوئے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ کا بالکل جائز۔ اور مبنی برحق طریق کتنی بڑی اہمیت رکھتا ہے؛

غیر مسلموں سے تبلیغ اسلام کے خلاف اتحاد

پھر مولوی ظفر علی صاحب اور ان کی پارٹی نے اسی پر اکتفا نہیں کیا۔ کہ مسلمانوں کو دھوکہ۔ فریب۔ اور دروغگوئی سے اشتعال دلا کر احمدیوں کو غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام سے روکنے کی کوشش کی۔ بلکہ اس سے بھی ایک قدم آگے بڑھ کر تمام غیر مسلموں اور ان غیر مسلموں کے آگے جن میں پادری فتح مسیح پادری ٹھاکر داس پادری عبداللہ آتھم پنڈت دیانند۔ پنڈت لیکھرام اور مہاشہ راجپال کے سے اسلام کے بدترین دشمن پیدا ہوئے۔ جن کی اسلام اور بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف نہایت ہی ناپاک اور گندی تحریریں اب بھی موجود ہیں۔ اور جن کے نقش قدم پر چلنے والوں کی ان میں اس وقت بھی کمی نہیں ناک رگڑ کر یہ درخواست کی۔ کہ احمدیوں کو تبلیغ اسلام میں ناکام بنانے کے لئے ان کی امداد کریں۔ چنانچہ "زمیندار" نے ۵۔ مارچ کے یوم التبلیغ کے خلاف جو "قادیان نمبر" شائع کیا ہے اس میں یہ لکھنے کے بعد۔ کہ "یزیدیت اپنی تمام طاغوتی طاقتوں کے ساتھ قادیان سے سر نکال رہی ہے" التجا کی گئی ہے۔ کہ

"اگر زمیندار یزیدیت کے خلاف جہاد کر رہا ہے۔ تو زمیندار کے لئے قربانی کرو۔ اگر نور افشاں یزیدیت کا خاتمہ کر رہا ہے۔ تو نور افشاں کی امداد کرو۔ اگر آریہ مسافر یزیدیت کے خلاف برسر جنگ ہے۔ تو اس بارہ میں آریہ مسافر کا ساتھ دو۔ قادیانیت کے مقابلہ میں ہندو مسلم اور عیسائی کا سوال فضول ہے۔ پہلے روح کو۔ اور روحانیت کو موت سے بچاؤ۔ اس کے بعد فیصلہ کر لینا۔ کہ اس کی نشوونما کے لئے کونسا طریقہ بہتر ہے"

"جہاں تک قادیانیت کا تعلق ہے۔ مخلوق خدا کو متحد ہو کر جنگ کرنا چاہیئے" (زمیندار۔ ۴۔ مارچ)

الکفر ملۃ واحدہ

گویا اس مسلمان کہلانے والی پارٹی میں جو جماعت احمدیہ کو غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کرنے سے روکنا چاہتی ہے۔ ویسی ہی "روح" اور "روحانیت" ہے۔ جیسی عیسائیوں اور آریہ سماجیوں میں پائی جاتی ہے۔ اس لئے ان سب کا متحدہ اور مشترکہ فرض ہے۔ کہ پہلے سب مل کر اس روح کو بچانے کی کوشش کریں۔ یہ روح کیسی ہے۔ اس کے متعلق ہم اپنی طرف سے کچھ کہنے کی بجائے مخبر صادق صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیصلہ پیش کرتے ہیں۔ جو یہ ہے۔ کہ۔ الکفر ملۃ واحدۃ۔ دراصل مولوی ظفر علی صاحب اور ان کے ہم نواؤں کا غیر مسلموں سے یہی وہ اتحاد ہے۔ جس کی وجہ سے احمدیوں کو غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کرنے سے روکنے کے لئے اس قدر شور و شر برپا کیا جا رہا ہے۔ ورنہ جن لوگوں کا یہ اعتقاد ہو کہ ان الدین عند اللہ الاسلام۔ خدا تعالے کے نزدیک ایک ہی سچا دین ہے۔ اور وہ اسلام ہے۔ جن کا یہ یقین ہو۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع سے ہی انسان روحانیت حاصل کر سکتا ہے۔ جن کا یہ ایمان ہو۔ کہ قرآن مجید کی تعلیم ہی انسان کو خدا تعالے کا محبوب بنا سکتی ہے۔ اور جو یہ سمجھتے ہوں۔ کہ تمام غیر مسلموں کو اسلام کی اس نعمت سے بہرہ ور کرنا ان کا فرض اولین ہے۔ وہ قطعاً روح اور روحانیت کے نام پر عیسائیوں اور آریوں سے اشتراک عمل کا خیال بھی دل میں نہیں لا سکتے؛

ہندوؤں میں اشاعت اسلام کو کمینگی قرار دینے والے

اسی سلسلہ میں ایک نوزائدہ اخبار "مساوات" امرتسر کے حسب ذیل الفاظ بھی ملاحظہ ہوں۔ جو اس نے اپنے ۴ مارچ کے پرچہ میں "ہندوؤں کے نام مسلمانوں کا پیغام" کے عنوان سے شائع کئے:-

"پہلے تو ہر سال قادیانی تبلیغ کے لئے ایک دن مقرر کر کے صرف مسلمانوں کو تنگ کیا جاتا تھا۔ مگر اس سال ہندوؤں کو بھی مخاطب کیا گیا ہے"

"مسلمان قادیانیوں کی ان حرکات اور اعلانات کو (جو غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کے متعلق کئے گئے) انتہائی کمینگی سمجھتے ہیں"

"ہندو بھائیوں کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ مسلمانوں کو قادیانیوں سے کوئی تعلق نہیں۔ مسلمانوں اور مرزائیوں میں آپس کا اختلاف ہے"

اس طرح ہندوؤں کو یقین دلایا گیا۔ کہ مولوی ظفر علی وغیرہ ہندوؤں میں تبلیغ اسلام کو انتہائی کمینگی سمجھتے ہیں۔ اور ان لوگوں سے اپنی کامل علیحدگی ظاہر کرتے ہیں۔ جو ہندوؤں کو تبلیغ اسلام کریں؛

اسلام کے بدترین دشمن

اب یہ سمجھنا بالکل آسان ہے۔ کہ مولوی ظفر علی۔ اور ان کے ہمنوا جو ایک طرف تو غیر مسلموں کے سامنے اس اسلام کا نام لینے کے لئے بھی تیار نہیں۔ جس کا انہیں دعوےٰ ہے۔ اور دوسری طرف جو لوگ اسلام کی تبلیغ کریں۔ ان کے مقابلہ میں غیر مسلموں سے متحد ہو کر جنگ کر رہے ہیں۔ ان کی نگاہ میں اسلام کی کیا وقعت ہے۔ اور ان کا مسلمان کہلانا کیا حقیقت رکھتا ہے۔ دراصل یہ لوگ اسلام اور مسلمانوں کے بدترین دشمن ہیں۔ جو مسلمان کہلا کر ایک طرف تو اسلام کو کفر کے آگے سرنگوں کرنا چاہتے ہیں۔ اور دوسری طرف مسلمانوں کے مذہبی۔ قومی۔ اور ملکی مفاد کو غیر مسلموں کی خاطر تباہ کرنے کی کوشش میں ہیں۔ ان کے وہ لوگ تو "بھائی" ہیں جو دن رات اسلام کو دنیا سے نابود کرنے میں کوشاں ہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ناپاک سے ناپاک اتہام لگاتے رہتے ہیں جو مسلمانوں کو نہایت بے دردی کے ساتھ کچلتے جا رہے ہیں لیکن احمدی دشمن ہیں۔ کیونکہ وہ اسلام کی حفاظت کے لئے ہر میدان میں کھڑے ہیں۔ اسلام کی فضیلت اور برتری دنیا پر ثابت کر رہے ہیں۔ اور غیر مسلموں کو تبلیغ اسلام کے ذریعہ کفر کے گڑھے سے نکال کر حق اور صداقت کی مضبوط چٹان پر بٹھانا چاہتے ہیں؛

یوم التبلیغ کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی تقریر

غیر مسلموں میں تبلیغ کیلئے زرین ہدایات

ذیل کی تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۵ مارچ مسجد اقصےٰ میں اس وقت فرمائی۔ جبکہ لوکل جماعت کے افراد تبلیغ کے لئے جانیوالے تھے سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اِس

اجتماع کی اصل غرض

تو یہ ہے۔ کہ دعا کرکے دوستوں کو رخصت کیا جائے۔ تا وہ جس جس علاقہ میں جانے والے ہیں۔ وہاں جاکر اپنا کام شروع کردیں۔ لیکن میں مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ اس موقعہ کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے دعا سے پہلے کچھ ہدایات دوں۔ تا انہیں تبلیغ کرنے میں مدد مل سکے:

عام طور پر

ہماری جماعت کے مباحثات

چونکہ دوسرے مسلمانوں سے ہی ہوتے رہتے ہیں۔ اور زیادہ تر انہی لوگوں سے ملنے جلنے اور بات چیت کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ اور چونکہ انسان قدرتی طور پر اپنے سے زیادہ قریب اور زیادہ میل جول رکھنے والے کی طرف زیادہ متوجہ ہوتا ہے اس لئے اس قدرتی میلان کی وجہ سے ہماری جماعت کے احباب کو جسقدر ان مسائل سے واقفیت ہے۔ جن میں ہم میں اور غیر احمدیوں میں اختلاف ہے۔ اس قدر ان سے نہیں۔ جن میں ہم میں اور غیر مسلموں میں اختلاف ہے۔ اس کے علاوہ ایک قدرتی بات یہ ہے۔ کہ جب کوئی انسان دورانِ گفتگو میں عاجز آنے لگتا ہے۔ تو وہ

مشکل اور پیچیدہ عبارات

میں اپنے مدمقابل کو الجھانے کی سعی کرتا ہے۔ انسان نے اپنی ذلت اور شکست کو چھپانے کے جو ذرائع ایجاد کئے ہیں ان میں سے بہترین ذریعہ یہ ہے۔ کہ مشکل اصطلاحات اور پیچیدہ عبارات کے چکر میں خود بھی پھنس جائے۔ اور دوسروں کو بھی پھنسا دے۔ اور

بدترین طریق

گالیاں دینا اور مار پیٹ پر اتر آنا ہے۔ ایسے لوگ جب دلائل سے عاجز آجاتے ہیں۔ تو یا تو گالیاں دینے اور مارنے پیٹنے پر اتر آتے ہیں۔ اور یا پھر پیچیدہ اصطلاحات کا استعمال شروع کردیتے ہیں۔ جن کے معنے وہ نہ خود سمجھتے ہیں۔ اور نہ دوسرے کی سمجھ میں آتے ہیں۔ اور یہ حال ہندو، مسلمان، سکھ سب کا ہے۔ جب وہ دیکھتے ہیں۔ کہ دلیل سے نہیں چل سکتے۔ تو اصطلاحات کے چکر میں پھنسانے کی کوشش کرتے ہیں مسلمان کو جب دلیل نہ آئے گی۔ تو جھٹ کہدیگا۔ اچھا بتاؤ۔ نماز کے واجبات کتنے ہیں۔ حالانکہ ہر شخص روز نماز پڑھتا ہے اور خوب جانتا ہے۔ کہ کس طرح پڑھنی چاہیئے۔ اسے اس کی کیا ضرورت ہے۔ کہ واجبات معلوم کرتا پھرے۔ اور اگر وہ بتا بھی دے۔ تو کیا ضروری ہے۔ کہ وہ اسے صحیح بھی مان لیں انہوں نے تو اپنے ڈھکوسلوں کی

ایک فرضی لسٹ

بنا رکھی ہوتی ہے مگر دوسرا ان بے ہودگیوں میں نہیں پڑتا۔ اس نے گن کر نہیں رکھے ہوتے۔ یا یاد بھی ہیں۔ مگر بیان کرتے وقت کوئی رہ گیا تو جھٹ کہدیں گے۔ کہ دیکھو اسے اتنا بھی معلوم نہیں۔ یہ تو

ظاہری علوم والوں کا حال

ہے۔ جو لوگ علماء کہلاتے ہیں۔ وہ زیر زبر کا جھگڑا چھیڑ دینگے حالانکہ ہزارہا لوگ قرآن کریم کو خوب سمجھتے ہیں۔ مگر وہ زیر زبر کے صحیح استعمال کو نہیں جانتے۔ بس اس پر وہ کہدیں گے۔ کہ یہ جاہل ہے۔ پھر صوفیاء ہیں۔ وہ جب دلیل سے عاجز آجائینگے تو کہیں گے۔ بتاؤ

لقاء کیا ہے؟

آپ مذہبی باتیں تو خوب کرتے ہیں۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں۔ کہ

لاہوت اور ناسوت

کیا ہیں۔ اور پھر قہقہہ لگائیں گے۔ کہ دیکھو۔ یہ ابتدائی باتوں سے بھی واقف نہیں۔ حالانکہ ان باتوں کا روحانیات سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ

خودساختہ باتیں

ہیں۔ جیسے ایک تماشہ گر نٹ نے بعض باتیں یاد کر رکھی ہوتی ہیں۔ اور ان کے ذریعہ دوسروں سے پیسے وصول کرتا ہے۔ اس کے ہاتھ میں دیکھنے والے پیسہ سمجھتے ہیں۔ حالانکہ وہ خالی ہوتا ہے۔ یا لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ ہاتھ خالی ہے۔ مگر پیسہ موجود ہوتا ہے۔ حقیقت میں اس کی باتیں اور حرکات ہی پیسہ کو لانے اور لے جانے کا بہانہ ہوتی ہیں۔ اور انہی سے وہ دوسروں کو دھوکا میں ڈال کر اپنا کام کرتا ہے۔ بعینہٖ اسی طرح لاہوت ناسوت اور فرائض و واجبات وغیرہ اصطلاحات بھی دوسروں کو

دھوکہ میں ڈالنے کے لئے

وضع کرلی گئی ہیں۔ اور یہ ان لوگوں کا حال ہے۔ جن کے پاس دین موجود ہے۔ جن کے پاس حقیقت تھی۔ جب ان کے اندر کچھ کمی آگئی۔ تو اس قسم کی حرکات جب ان سے صادر ہونے لگیں تو جن کے پاس دین ہے ہی نہیں۔ وہ کیا کچھ نہ کرتے ہونگے۔ اسی لئے ایسے مواقع پر ہندو کہہ دیتے ہیں۔ کہ اچھا یہ بتایا جائے اللہ تعالےٰ نے

دنیا کو پیدا کیسے کیا

مسلمان کے پاس چونکہ قرآن پاک موجود ہے۔ اس لئے اسے دور جانے کی ضرورت نہیں پیش آتی۔ مگر وہاں چونکہ یہ خانہ خالی ہی ہے۔ اس لئے وہ یہیں سے شروع کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے دنیا کو پیدا کیسے کیا۔ کیونکہ جتنی کم صداقت کسی کے پاس ہوگی۔ وہ اتنا ہی دور سے شروع کرے گا۔ وید چونکہ بہت پرانے ہیں۔ اور ان میں بہت تغیرات ہوچکے ہیں۔ اس لئے وہ پیدائش سے پہلے شروع کریں گے۔ عیسائیوں اور یہودیوں کے پاس چونکہ ان کی نسبت زیادہ صداقت ہے۔ وہ دنیا کی پیدائش سے تو نہیں۔ مگر

آدم کے گناہ سے

شروع کریں گے۔ ان لوگوں کی مثال بعینہٖ اس راجہ کی ہے۔ جو بہت بخیل تھا۔ اس کے پاس ایک برہمن آیا۔ اور کہا۔ کہ مجھے مدد کی سخت ضرورت ہے۔ ہندوؤں کا عقیدہ ہے۔ کہ سورگ میں جانے کے خاص ذرائع میں سے ایک یہ ہے۔ کہ برہمن کی بیٹی کی شادی کردی جائے۔ برہمن نے راجہ سے کہا۔ میری بیٹی جوان ہے۔ اسکی شادی کیلئے مجھے امداد دو۔ وہ بخیل بخیلی کی وجہ سے کچھ دینا بھی چاہتا تھا۔ اور ساتھ ہی برہمن کو بھی خالی بھیجنا دنیا بھی اسے پسند نہ تھا۔ اس نے کچھ سوچ کر کہا۔ کہ پارسال میری جو گائے گم ہوگئی تھی۔ وہ لے لو۔ اس کا بیٹا اس سے بھی زیادہ بخیل تھا۔ اس نے کہا۔ کہ اس سے بھی پہلے سال جو گائے مرگئی تھی۔ وہ کیوں نہ اسے دیدی جائے۔ یہی حال ان مذاہب کا ہے۔ مسلمان تو زیر زبر کا جھگڑا ہی پیش کرے گا۔ لیکن عیسائی آدم کے گناہ سے ادھر نہیں ٹھہریگا۔ مگر آریہ پوچھے گا۔ کہ خدا کو مادہ کہاں سے ملا۔ غرضیکہ یہ سب

پیچیدار گفتگو

میں الجھتے۔ اور دوسروں کو بھی الجھانا چاہتے ہیں۔ اور نادان اس میں پھنس جاتے ہیں۔ مولوی عمر الدین شملوی جو اب مرتد ہو چکے ہیں۔ میں ہمیشہ انہیں کہا کرتا تھا۔ کہ جن بحثوں میں آپ پڑے رہتے ہیں۔ یہ آپ کو

انجام کار گمراہ

کر دیں گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ بات کیسی عمدہ ہے۔ کہ ایک باپ کو اس سے کیا غرض۔ کہ اس کے بیٹے کا جگر کہاں ہے۔ تلی کیسی ہے۔ دل کہاں ہے۔ وہ تو صرف یہ دیکھتا ہے۔ کہ اس کا بیٹا ہے یا نہیں۔ اور پھر اس سے پیار کرنے لگ جاتا ہے۔ اسی طرح

اللہ تعالےٰ سے ہمارے تعلق

کے لئے یہ کافی ہے۔ کہ وہ ہمارا رب ہے۔ اور ہم اس کے بندے ہیں۔ وبس۔ اس نے آدمی کو کہاں سے بنایا کیسے بنایا۔ یہ فضول سوالات ہیں۔ پس غیر مسلموں سے بحث کرتے وقت ان کی طرف سے تمہارے سامنے ضرور ایسے

عقدہ ہائے لاینحل

پیش کئے جائیں گے۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ زمیندار ان باتوں سے واقف نہیں ہوتے۔ انہیں بھی مسلمانوں کی طرح چند اصطلاحات یاد ہوتی ہیں۔ وہ تناسخ کی تفصیل بیان نہیں کر سکتے۔ مگر وہ یہ ضرور کہہ دینگے۔ کہ

اپنے اپنے عمل کا نتیجہ

ہے۔ آخر یہ جو دنیا میں فرق ہے۔ یہ کیا ہے؟ یا وہ کہدیگا کہ اسلام جانوروں کو ذبح کر کے کھانے کا حکم دیتا ہے۔ تو اپنے رنگ میں اور اپنے اصول پر ان کے اعتراضات ضرور ہوتے ہیں جسطرح کوئی مسلمان خواہ وہ اللہ تعالےٰ کی طاقتوں سے واقف ہو۔ یا نہ ہو۔ دوران گفتگو میں عادتاً

انشاءاللہ

کہدے گا۔ حالانکہ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ ساری طاقتیں اللہ تعالےٰ کے لئے ہیں۔ اس کے منشاء کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ سارے سامان اس کے پیدا کردہ ہیں۔ اور اس کے تصرف کے نیچے ہیں۔ میری کوششوں کے باوجود

اللہ کا اختیار

ہے۔ کہ وہ چاہے۔ تو یہ کام ہو۔ اور اگر نہ چاہے۔ تو نہ ہو۔ مگر جاہل مسلمان ان باتوں کو نہیں جانتا۔ لیکن انشاء اللہ کہیگا ضرور۔ تو جسطرح مسلمان کو بعض

مذہبی اصطلاحات اور جملے

یاد ہوتے ہیں۔ اسی طرح ہندوؤں کو بھی یاد ہوتے ہیں۔ اور ایسے ہی ان کے اعتراضات بھی ہوتے ہیں۔ ایک دفعہ ریل

میں میرے ساتھ ایک سکھ آنریری مجسٹریٹ سفر کر رہے تھے وہ مجھے کہنے لگے۔ کہ اگر آپ برا نہ منائیں۔ تو میں ایک مذہبی سوال کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے انہیں کہا۔ کہ مذہبی سوال میں برا منانے کی کیا ضرورت ہے۔ پھر اس نے دو چار منٹ اپنے غیر متعصب ہونے کے متعلق تقریر کی۔ اور کہا۔ میں اسلام کا مطالعہ کرتا رہتا ہوں۔ مگر بعض باتیں میری سمجھ میں نہیں آتیں۔ مثلاً آپ کے ہاں جو

ختنہ کا حکم

ہے۔ مرد تو اس پر عمل کر سکتے ہیں۔ عورت کیا کرے۔ میں نے کہا یہ کیا مشکل بات ہے۔ آپ کے ہاں

داڑھی رکھنے کا حکم

ہے۔ جو مرد تو رکھ سکتے ہیں۔ مگر عورت کیا کرے۔ جو علاج آپ اس کے لئے تجویز کریں گے۔ وہ ہماری طرف سے سمجھ لیں۔ کہنے لگے۔ ان کے تو ہوتی ہی نہیں۔ میں نے کہا۔ اسی طرح ختنہ کا حال ہے۔ تو ایسے ایسے اعتراض ان لوگوں نے بنائے ہوئے ہوتے ہیں۔ جن سے اپنے دل کو تسلی دے لیتے ہیں۔

قرآن کریم نے

اس بارہ میں بھی راہنمائی

کی ہے۔ اس نے ظاہری الفاظ میں پیچیدہ مسائل کو پیش کیا ہے۔ اس کا فلسفہ اس کے

لفظوں کے نیچے چھپا ہوا

ہے۔ جو اسے نکالنا چاہے۔ کرید کر نکال لیگا۔ وگرنہ ایک عامی کے لئے اس کے اندر سیدھی سادھی باتیں ہیں۔ مثلاً آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا کون ہے۔ تم کو ذلیل پانی سے پیدا کیا ہے۔ پھر تمہارے لئے سامان معیشت پیدا کئے۔ تم مصیبتوں میں گھبراتے ہو۔ آفتوں پر روتے ہو۔ ہم نے زمین و آسمان کو تمہاری خدمت پر لگا دیا ہے۔ کیا موٹی موٹی باتیں ہیں جنہیں ایک زمیندار بھی سمجھ سکتا ہے۔ پھر اس کے اور [illegible] ہوتے ہیں۔ اور اُن کے اور۔ لیکن ایک عامی کو یہ محسوس بھی نہیں ہوتا۔ کہ

قرآن کریم میں فلسفہ

کی باتیں ہیں۔ ہاں ایک فلسفی اس کے اندر فلسفہ کا بحر بیکراں دیکھتا ہے۔ تو چونکہ آپ کو ہندوؤں اور سکھوں سے گفتگو کی زیادہ عادت نہیں۔ اس لئے ان سے گفتگو کرتے وقت ضروری ہے۔ کہ قرآن کریم کے طرز کی اتباع کریں۔ اس کے الفاظ سہل اور

دلائل میں سادگی

ہے۔ قرآن کریم کے پیشکردہ دلائل پر غور کرو۔ تمہیں معلوم ہوگا

کہ وہ سب کے سب دو چیزوں پر مرکوز ہیں۔ ایک تو یہ کہ تمام عالم میں ایک طاقتور ہستی ہے۔ سورج چاند۔ خشکی تری۔ نور ظلمت کو دیکھو۔ تمہیں معلوم ہوگا۔ کہ

ایک طاقتور ہستی

ہے۔ جو ان کے پیچھے کام کر رہی ہے۔ اور دوسرے یہ کہ تم اسے نظر سے اٹھا دو۔ تو ہر چیز میں فنا نظر آئے گی۔ ایک طرف

کائنات کا ایک ایک ذرہ

بتا رہا ہے۔ کہ کوئی طاقت موجود ہے۔ جو اس پر حکومت کر رہی ہے اور جو کبھی مٹتی نہیں۔ جس کی قوتوں کی کوئی حد بندی نہیں۔ اور دوسری طرف ہر ذرہ یہ بتا رہا ہے۔ کہ

ہر چیز فنا ہونے والی

ہے۔ یہ دونوں متوازی سلسلے ہر جگہ دنیا میں نظر آتے ہیں۔ ایک طرف ہم آنکھ کو دیکھتے ہیں۔ کہ اس کی حفاظت کے لئے قدرت نے کیا کیا سامان رکھے ہیں۔ ابرو ہیں۔ جو چوٹ وغیرہ سے حفاظت کرتے ہیں۔ پلکیں ہیں، تا باریک گرد وغبار کو اندر جانے سے روک دیں۔ پھر اسے گیلا رکھنے کے لئے قدرت نے ایسی غدودیں رکھی ہیں۔ تا آنکھ خشک نہ ہو۔ ایک زمیندار ان تفاصیل کو نہیں جانتا۔ لیکن جب آنکھ خشک ہوتی ہے۔ وہ سمجھ لیتا ہے کہ اس میں خرابی پیدا ہو گئی۔ یہ تو عام باتیں ہیں لیکن ڈاکٹروں سے پوچھو۔ تو وہ کیا کیا پردے۔ اور باریک باتیں آنکھ کے متعلق بتائیں گے۔ گویا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ

قوت ہی قوت

ہے۔ دوسری طرف یہ حال ہے۔ کہ ایک شخص جنگل میں جا رہا ہے، کوئی سرکنڈہ لگا۔ اور آنکھ نکل گئی۔ یا کھیل میں چوٹ لگی۔ تو آنکھ بیٹھ گئی۔ کوئی چیز پڑ گئی۔ تو روشنی جاتی رہی۔ پھولا بن گیا۔ اب غور کرو۔ کہ ایک طرف تو سینکڑوں فلسفی لگے ہیں۔ مگر

آنکھ کے معارف

ختم نہیں ہوتے۔ دوسری طرف انگوٹھا لگا۔ اور آنکھ باہر۔ گویا کمزوری اتنی کہ کوئی طاقت اس میں ہے ہی نہیں۔ اور یہی حال ہر ذرہ کا ہے۔ ایک طرف طاقت ہی طاقت اور دوسری طرف

کمزوری ہی کمزوری

اور یہ سب باتیں کیا ظاہر کرتی ہیں۔ یہی کہ تم کچھ نہیں خدا سب کچھ ہے۔ پس جن کے پاس تبلیغ کے لئے جاؤ۔ انہیں یہ آسان باتیں بتا کر ان کے

دل میں خشیت

پیدا کرو۔ اور بتاؤ۔ کہ انسان خدا کی مدد کے بغیر کچھ نہیں۔ اور پھر انہیں بتاؤ۔ کہ اسلام کے ذریعہ ہی تم خدا کو پا سکتے ہو۔ اگر کوئی کہے۔ کہ

ہمارے مذہب میں سچائی

ہے۔ تو اسے بتاؤ۔ کہ بے شک ہے۔ مگر اسلام میں زیادہ ہے بجائے

اس کے کہ اسے کہو۔ تیرا مذہب جھوٹا ہے۔ اسکی تائید کرکے

اسلام کی فضیلت

اس کے ذہن نشین کرو۔ اگر جھوٹا کہوگے۔ تو وہ کہدیگا۔ کہ سارے ہی ڈھکوسلے ہیں۔ اور اگر کہو۔ کہ سچائی ضرور ہے۔ تو رستہ آسان ہوجائے گا۔ قرآن کریم نے یہی طریق اختیار کیا ہے۔ عیسائی کہتے ہیں۔ کہ سب نبی چور اور بٹمار ہیں۔ لیکن قرآن بتاتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے

ہر اُمّت میں نبی

بھیجے ہیں۔ جو سب خدا کے پیارے ہیں۔ نیس چاہیئے۔ کہ اس طرح ان کے

دل میں خشیت

پیدا کرو۔ اور انہیں یہ بھی بتاؤ۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمیشہ اپنے انبیاء مبعوث کرتا رہا ہے۔ اور ان کے ذریعہ ہی دنیا کو ترقی دیتا رہا ہے

دُنیا کی ترقی

ایک ہی دین پر قائم ہونے سے ہوسکتی ہے۔ لڑائیاں جھگڑے سب لوگوں نے خود پیدا کئے۔ اور یہ اپنی وجہ سے ہیں۔ خدا تعالےٰ کی طرف سے نہیں۔ یہی باتیں ہیں۔ جو قرآن شریف پیش کرتا ہے اور جو مفید ہوسکتی ہیں۔ باقی رہا یہ کہ دنیا کو خدا نے کس طرح پیدا کیا۔ اور کس چیز سے پیدا کیا۔ یہ

فضول باتیں

ہیں۔ بیٹے سے محبت کرنے کے لئے کوئی شخص اس کا جگر دل نہیں دیکھا کرتا۔ جو چیز دیکھنی چاہیئے۔ وہ یہی ہے۔ کہ خدا کا ہاتھ نظر آتا ہے۔ اسے پکڑ لو۔ دلیل کے وقت ان کے سامنے

تازہ نشانات

اور سادہ عام فہم باتیں پیش کرو۔ اللہ تعالےٰ نے ہر شخص کی عقل کے مطابق اس کے لئے نشان رکھے ہیں۔ ایک فلسفی نے کسی بزرگ سے دریافت کیا۔ کہ خدا تعالےٰ کی ہستی کا فلسفہ اتنا باریک ہے۔ کہ فلسفی بھی اسے نہیں سمجھ سکتے۔ پھر زمیندار لوگ اسے کسطرح مان لیتے ہیں۔ بزرگ نے کہا۔ کہ خدا تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت ہر شخص کو

اپنے فہم کے مطابق

مل جاتے ہیں۔ کوئی بدوی پاس سے گزر رہا تھا۔ اس سے اس نے دریافت کیا۔ کہ تم خدا کو کیوں مانتے ہو اس نے کہا۔ کہ جنگل میں اگر کوئی لینڈنا پڑا ہو۔ تو اسے دیکھ کر ہم سمجھ لیتے ہیں کہ کوئی اونٹ اِدھر سے گزرا ہے۔ تو اس قدر عظیم الشان کارخانہ بغیر کسی خالق کے کیونکر ہوگیا۔ غرض اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں

سادہ دلائل

کی طرف توجہ دلائی ہے۔ پس تم بھی تفصیلات اور فلسفیانہ باتوں کے پیچ میں نہ پڑو۔ کیونکہ ان سے نکلنے کا نہ تمہیں رستہ ملیگا۔ اور نہ انہیں۔ اصل چیز یہ ہے۔ کہ ہمارے پاس

زندہ خُدا

ہے۔ جو ہمیشہ قائم رہنے والا۔ زندہ رکھنے والا۔ خالق مالک ہے اس کے تازہ نشانات ہم روز دیکھ رہے ہیں۔ اور ان باتوں کے ہوتے ہوئے ہمیں اس پیچ میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ کہ خدا کسطرح ہے۔ اس کی کیا صورت ہے۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ زمیندار لوگ چیچک کا ٹیکہ کراتے ہیں۔ حالانکہ وہ اس بات کو قطعاً نہیں سمجھ سکتے۔ کہ نشتر مارنے سے چیچک کسطرح رک جاتی ہے۔ وہ صرف یہ جانتے ہیں۔ کہ جن لوگوں نے یہ ٹیکہ کرایا۔ وہ اس سے محفوظ رہے۔ اور ان کے لئے اس کے مفید ہونے کی یہ کافی دلیل ہے۔ اب تک بعض ڈاکٹر اس کے مخالف ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ سب کمزوریاں اور بیماریاں اس سے پیدا ہوتی ہیں۔ مگر یہ جو

تذبذب کی حالت

ہے۔ یہ ایک زمیندار میں نہیں ہوتی۔ معرفت اس کی آنکھوں سے مخفی ہے۔ وہ صرف اتنا جانتا ہے۔ کہ گرانے والوں کو فائدہ ہوا ہے۔ یا لوگ کونین کھاتے ہیں۔ مگر ہر ایک یہ کہاں جانتا ہے۔ کہ یہ بخار کو کس طرح جاکر روکتی ہے۔ عام آدمیوں کو ان باتوں سے تعلق نہیں ہوتا۔ وہ اتنا جانتے ہیں کہ اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ اور

اصل دلیل

یہی ہے۔ اس لئے اسے پیش کرو۔ اور بتاؤ کہ اسلام زندہ مذہب ہے

تمہارے ہی علاقہ میں

ایک شخص نے دعوےٰ کیا۔ کہ اللہ تعالےٰ اس سے ہمکلام ہوتا ہے لوگوں نے مگر اس کی مخالفتیں کیں۔ وہ سمجھتے تھے۔ کہ اسے تباہ کردیں گے۔ مگر آخر وہ خود

ہباءً منثورا

ہوگئے۔ لیکن اسے اللہ تعالےٰ نے ترقی دی۔ وہ بڑھا۔ پھولا اور پھیلا۔ دنیا کے کناروں سے اللہ تعالےٰ لوگوں کو اس کے پاس لایا۔ بڑوں کو بھی۔ اور چھوٹوں کو بھی۔ عالموں کو بھی۔ اور جاہلوں کو بھی۔ غور کرو۔ یہ کیا چیز ہے۔ تمہارے بھی آخر بزرگ ہوئے ہیں

پنڈت دیانند صاحب

کو ہی لے لو۔ اور دیکھو۔ کہ مذہبی لحاظ سے ان کے ماننے والے کم ہورہے ہیں۔ یا بڑھ رہے ہیں۔ حالانکہ شروع میں ہی راجے اور مہاراجے ان کے ساتھ شامل ہوگئے تھے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں کی تعداد

کئی سال تک چند سو

سے نہ بڑھ سکی۔ مگر پھر بھی دیکھو۔ اللہ تعالےٰ انہیں کسطرح ترقی دے رہا ہے۔ پھر انہیں یہ بتاؤ کہ یہ مت خیال کرو۔ ہم بڑھے لکھے نہیں۔ ہر ایک کے لئے

اللہ تعالےٰ سے ملنے کا رستہ

کھلا ہے۔ غرضیکہ ایک طرف انہیں امید کا پیغام دو۔ اور دوسری طرف خوف کا۔ انہیں سمجھاؤ۔ کہ جب تک کوئی نبی مبعوث نہ ہو۔ اس وقت تک اور بات ہوتی ہے۔ لیکن جب نقارہ بج جائے تو گھر میں بیٹھنے والا مستوجب سزا ہوتا ہے۔ باقی تناسخ وغیرہ مسائل پر بحثیں کرنا یہ سب ڈھکوسلے ہیں۔ خواہ ہمارا مولوی کرے۔ یا ان کا ہم بھی بے شک ایسا کرتے ہیں۔ مگر اسی طرح جس طرح پتھر مارنے والوں کو جواب دیا جاتا ہے پتھر مارنا

شرفار کا شیوہ

نہیں۔ مگر

جوابی رنگ میں

بعض اوقات مارنا بھی ضروری ہوجاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے شریف سے شریف انسان کو بھی مجبوراً دس پندرہ منٹ پاخانہ میں بیٹھنا پڑتا ہے۔ لیکن کون ایسا احمق ہے۔ جو شوقیہ طور پر وہاں جاکر بیٹھے پس ان باتوں میں نہ پڑو۔ ہاں اگر دشمن ایسے رنگ میں اعتراض کرے۔ اور کسی طرح پیچھا نہ چھوڑے۔ تو اور بات ہے۔ وگرنہ سادہ باتیں اور عام فہم دلائل پیش کرو یہی گُر ہے۔ جس سے

نبی کامیاب

ہوئے۔ فلسفہ نے دنیا میں کوئی جماعت پیدا نہیں کی۔ ارسطو کی دنیا میں کوئی جماعت نہیں۔ مگر موسیٰ و ابراہیم کی ہیں جماعت ہمیشہ وہی بنا سکتے ہیں۔ جو

خدا کی قدرت پر بنیادیں

رکھتے ہیں ؛

اردگرد کے دیہات میں عام طور پر یہ بھی احساس ہے کہ ہم ان کے دشمن ہیں۔ ان کی اس غلط فہمی کو دور کرو۔ اور بتاؤ کہ ہمارے دل میں تو

ماں باپ سے بھی زیادہ

محبت ہے۔ یہ ذریعہ ہے۔ جس سے تم کامیاب ہوسکتے ہو۔

اس کے بعد میں دعا کرتا ہوں۔ سب اس میں شریک ہوں کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق دے اور تبلیغ کے

نیک نتائج

پیدا کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام کرشن بھی ہے۔ اور آپ کا ایک الہام ہے۔ کہ ہے کرشن رودر گوپال تیری مہما گیتا میں لکھی ہے حضرت کرشن نے بھی آپ کے متعلق پیشگوئی کی ہے۔ باوا نانک علیہ الرحمۃ نے بھی کی ہے۔ آپ کو گئو پال کہا گیا ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ آپ کی جماعت گائے کی طرح ہوگی۔

تحقیق الادیان

کیا وید ابتدائے دنیا سے ہیں

آریہ سماج کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ وید چار ہیں۔ رگوید۔ سام وید۔ یجروید۔ اتھروید۔ ان کا ان کے متعلق یہ بھی دعویٰ ہے کہ یہ ابتدائے عالم میں چار سب سے بہتر آدمیوں پر نازل ہوئے۔ جن کے نام۔ اگنی۔ وایو۔ انگرا۔ آدیتہ۔ بتائے جاتے ہیں۔ اور ان سے قبل کوئی مخلوق نہ تھی۔ اور یہ ازلی و ابدی ہیں۔ لیکن اس دعویٰ کی تردید خود وید کے ذریعہ ہوتی ہے۔ اور ثابت ہوتا ہے۔ کہ وید قدیم سے ہرگز نہیں اور ان کی قدامت کا دعویٰ بالکل بے حقیقت ہے۔

دلیل اول

ویدوں میں کئی جگہ یہ نصیحت کی گئی ہے کہ تم ایسے ہو جاؤ جیسے تمہارے بزرگ تھے۔ نیز پہلے کے ذی علم لوگوں کا بھی ان میں ذکر پایا جاتا ہے۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وید ابتدائے دنیا میں نازل نہیں ہوئے۔ کیونکہ اگر ان کا نزول ابتدائے دنیا میں ہوتا۔ تو ان میں پہلے بزرگوں کا حوالہ دینا [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ ویدوں کا نزول اس وقت ہوا۔ جبکہ نسل انسانی کا ایک بہت بڑا حصہ گذر چکا تھا۔ چنانچہ ملاحظہ ہو۔ ذیل کا حوالہ

"زمانہ قدیم کے دیو یعنی صاحب علم و معرفت راستی شعار ... گذر چکے ہیں" (بھومکا صفحہ ۸۶)

پھر لکھا ہے۔

"پہلے زمانہ میں جو عالم و فاضل اور بے گناہ تھے۔ وے بہت جلدی عاجزی سے تعلیمی فائدہ کے لئے اپنی اولاد کی حفاظت کے لئے طلوع آفتاب یا صبح صادق کو مدنظر رکھ کر اپنے یگیہ آدی (مذہبی فرائض) کو شروع کرتے تھے" (رگوید منڈل ۱ منتر ۲)

پھر لکھا ہے۔

"اے سورج کی طرح ایشور اور ودیا اور سکھ کے داتا مہاتما۔ عالم انسان جیسے سورج کے آکاش میں چلنے کے صاف رستے ہیں جو آپ کے پہلے مہاتماؤں نے عمل میں لائے۔ بلا گرد و غبار راستہ میں ان پر آرام سے چلنے لائق راستوں سے آج ہم لوگوں کو چلائیے۔ اور ان طریقوں سے چلتے ہم لوگوں کی حفاظت بھی کیجئے۔ اور ہم کو زیادہ تر حفاظت کیجئے اور اسی طرح سب کو خبردار کیجئے" (یجروید ادھیائے ۳۶ حصہ سوم)

ایسے ہی رگوید منڈل ۷ سوکت ۹۱ منتر ۱ میں لکھا ہے

"پہلے زمانہ میں جو عالم گیان میں بڑے بے عیب تھے وہ نہایت سکنت کے ساتھ علمی فائدہ اور اولاد کی حفاظت کے لئے طلوع آفتاب کو مدنظر رکھ کر اپنے یگیہ وغیرہ کاموں کو کرتے تھے"

ان حوالوں سے صاف ثابت ہے۔ کہ وید ازلی نہیں بلکہ ان سے قبل بھی دنیا میں مخلوق موجود تھی۔

دوسری دلیل

اگر آریوں کا یہ دعویٰ کہ وید ابتدائے دنیا میں اس وقت نازل ہوئے تھے۔ جبکہ پہلی دفعہ چار رشی جوان نمودار ہوئے تھے۔ صحیح ہو۔ تو وید میں ان چیزوں کا ذکر نہ ہونا چاہیئے جو ابتدائے عالم کے وقت موجود نہ تھیں۔ بلکہ بہت عرصہ بعد انسان نے ان کو ایجاد کیا۔ لیکن وید میں بہت سے ایسے حوالے پائے ہیں۔ جن میں ان پیشوں اور چیزوں کا حوالہ دیا گیا ہے جو ابتدائے عالم میں بالکل مفقود تھیں۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"اے دشمنوں کے مارنے والے۔ اصول جنگ میں ماہر بے خوف وہ اس پُرجاہ و جلال عزیز داور جواں مرد وا۔ تم سب رعایا کے لوگوں کو خوش رکھو۔ پرمیشور کے حکم پر چلو۔ اور بد فرجام دشمن کو شکست دینے کے لئے لڑائی کا سرانجام کرو تم نے پہلے میدانوں میں دشمنوں کی فوج کو جیتا ہے۔ تم نے جو اس کو مغلوب اور روئے زمین کو فتح کیا ہے تم ردمس تن اور فولاد بازو ہو اپنے زور شجاعت سے دشمنوں کو تہ تیغ کرو۔ تاکہ تمہارے بازو اور ایشور کے لطف و کرم سے ہماری ہمیشہ فتح ہو" (رگوید آدی بھاشی بھومکا اردو ۱۳۲)

اس عبارت سے صاف طور پر ظاہر ہے۔ کہ وید دنیا کی ابتدائی کتاب ہرگز نہیں۔ ورنہ ہتھیاروں وغیرہ کا ذکر کرنا اور پہلے میدانوں میں دشمن کو جیتنا وغیرہ الفاظ کا کیا مطلب

تیسری دلیل

پھر ویدوں میں بہت سے ایسے اشخاص کے نام ہیں۔ جن کا تاریخ میں ذکر آتا ہے۔ اور وہ معروف اشخاص ہیں۔ اگر وید ابتدائے دنیا میں نازل ہونے والی کتاب ہوتے۔ تو ان اشخاص کے نام درج نہ ہوتے۔ پس ویدوں میں ایسے اشخاص کے ناموں کا آنا اس امر کی بین دلیل ہے۔ کہ وہ آدمی وید کے نزول سے قبل تھے۔ چنانچہ پنڈت الھلانندجی جنہوں نے اتھروید کے چند منتروں کا ترجمہ کیا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے۔

"اے ستر اور ورن! جن دنوں آپ نے برہما کے تیسرے بیٹے انگرس کی۔ اگستیہ رشی کی۔ جمگدگنی اور اتری نام کے رشی کی۔ اور اسی طرح کشیپ اور وسشٹھ رشی کی حفاظت کی۔ وہی آپ دونوں ہمیں گناہوں سے آزاد کیجئے" (اتھروید سوکت صفحہ ۲۹ منتر ۱)

پھر منتر ۴ کا ترجمہ لکھا ہے۔

"جن دنوں آپ نے بیدھا اتھی۔ ترشوک اُشنا کا دیہ۔ گوتم۔ مدگل۔ کی حفاظت کی وہی آپ دونو ہمیں گناہوں سے آزاد کیجئے"

اسی طرح سوامی دیانندجی کے یجروید بھاشیہ میں بھی ایسے نام مذکور ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"انگرا ودوان سے کیا ہوا اور ودان" (یجروید ادھیائے ۹ منتر ۲۲)

پھر لکھا ہے۔

"یجروید کے منتر نام گرہن کرنے و چھوڑنے یوگیہ کاروبار کے لائق وام دیو رشی نے جانے و پڑھائے" (یجروید ادھیائے ۱۲ منتر ۴)

ان حوالوں میں بھی انگرا ودوان۔ اور رام دیو رشی کے نام مذکور ہیں۔ گویا یجروید ان اشخاص کے بعد کا ہے اس بات کو دیانندجی نے بھی تسلیم کیا ہے۔ کہ جس کتاب میں کسی شخص کے متعلق روایت ہو۔ وہ کتاب شخص مذکور کے بعد کی تصنیف ہوگی۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

روایت جس کے متعلق ہوتی ہے۔ وہ اس کے پیدا ہونے کے بعد لکھی جاتی ہے۔ اس لئے کتاب بھی گویا اس کی پیدائش کے بعد ہوگی۔" (ستیارتھ پرکاش باب چہارم)

چوتھی دلیل

دنیا میں جتنے گناہ اس وقت پائے جاتے ہیں۔ یہ یقینی امر ہے۔ کہ ابتدائے عالم میں اس قدر نہ تھے۔ کیونکہ کسی امر کی انتہا یکدم نہیں ہوتی۔ اس اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے جب ہم ویدوں کو دیکھتے ہیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس میں سب قسم کے گناہوں کا ذکر ہے۔ اگر یہ ابتدائے دنیا میں نازل ہونے والی کتاب ہوتے۔ تو ان میں سارے گناہوں کا ذکر نہ ہوتا۔ پھر ابتدائی ناواقف لوگوں کو گناہوں کی تفصیل سے آگاہ کرنا مصلحت الٰہی کے خلاف تھا۔ اس طرح گناہوں کی اشاعت ہوتی ہے چونکہ ویدوں میں گناہوں کا ذکر ہے۔ اس لئے لازماً وید ابتدائی کتاب نہیں۔ یعنی ویدوں کا نزول ابتدائے عالم میں ہرگز نہیں ہوا۔ علاوہ ازیں یہ ایک واقعیت ہے کہ ابتدائے عالم میں انسانوں کی حالت بلحاظ اخلاق اور علم بالکل بچوں کی سی تھی چنانچہ سوامی دیانندجی نے بھی لکھا ہے کہ

"آدی سرشٹی میں ایشور نے بہت سے انسان حیوان وغیرہ پیدا کئے۔ چنانچہ یجروید کے اکتیسویں ادھیائے میں اس کا مفصل بیان کیا گیا ہے۔ لیکن ان میں گیان اور کرم کی وجہ اب جیسا فرق ہو گیا ہے

مراسلات

اہلِ پیغام کی تازہ عداوتِ محمود اور عبرتناک ناکامی

غیر مبایعین کی منافقت پر معاند عربی اخبار کی گواہی

غیر مبایعین کی معاندانہ سرگرمیاں

انیس برس گزرتے ہیں۔ کہ اہل پیغام نے مرکز سلسلہ سے خروج اختیار کیا۔ احمدیت اور اس کے علمبرداروں کو نیچا دکھانے اور بانیٔ سلسلہ کی پاکیزہ تعلیم کو مسخ کرنے پر کمربستہ ہو گئے۔ اغیار کی ہاں میں ہاں ملائی۔ تمام جائز و ناجائز حیلوں سے کام لیا۔ حتیٰ کہ ان کے پروپیگنڈے کا جزوِ اعظم یہ قرار پایا۔ کہ ہر رنگ میں لوگوں کو "خدا کے رسول کے تخت گاہ" اور "صدر انجمن احمدیہ کے دائمی مرکز" سے رد کا جائے۔ اس کے لئے انہوں نے کیا کیا پاپڑ بیلے اور کون کونسے طریقے اختیار کئے۔ یہ ایک طویل داستان ہے۔ خلاصہ یہ کہ انہوں نے اہل قادیان کے متعلق نہایت گندہ پروپیگنڈہ کیا۔ اور اپنے عقائد و خیالات کے اظہار اور احمدیت کے ذکر کو "سم قاتل" قرار دیا۔ اور اہل دنیا کو اپنی ہوشیاری اور چالبازیوں کے ذریعہ اندھیرے میں رکھنا چاہا۔ ان کے موخرالذکر طریق کار کا صحیح نام منافقت اور تقیہ ہے۔ مزید برآں طرفہ یہ کہ جب کبھی نے ان کے اس طریق عمل کو واضح کرنے کی درخواست کی۔ تو الٹے اہل قادیان کو جن کے عقائد اور اعمال روز روشن کی طرح ظاہر ہیں۔ منافق اور تقیہ باز ناموں سے یاد کرنے لگ گئے۔

جادۂ مستقیم سے انحراف

ہمیں اہل پیغام سے یہ شکوہ کرنے کا حق شائد نہ ہوگا۔ کہ انہوں نے اپنے گزشتہ عقائد میں تبدیلی کیوں کی اس لئے ہم یہ شکایت نہیں کرتے۔ ہاں ہمیں جو شکایت تھی۔ اور ہے۔ وہ صرف اس قدر ہے۔ کہ یہ لوگ اس قدر تغیر کرنے کے باوجود مخلوقِ خدا کو مغالطہ دے رہے ہیں۔ ہم نے ان سے بارہا کہا ہے۔ کہ یا تو پورے غیر احمدی بن جائیں۔ اور یا پورے احمدی۔ اور کھلے بندوں کہہ دیں۔ کہ ہم سے مرزا صاحب مغفور کے ماننے میں غلطی کی تھی۔ آخر کیا یہ لوگ سامری بنی اسرائیل جیسی جرأت بھی نہیں رکھتے جس نے صاف کہدیا تھا۔ "بصرت بما لم یبصروا بہ

بہ فقبضت قبضۃ من اثر الرسول فنبذتہا وکذالک سولت لی نفسی" لیکن وہ تو الٹے قادیان والوں کو ہی منافقت اور تقیہ کرنے والے قرار دے رہے ہیں اور یہ بات یقیناً شرارت اور بغض و عداوت کا ناپاک مظاہرہ ہے۔

ایڈیٹر الفتح پر اتمامِ حجت

قاہرہ سے ایک اخبار الفتح نامی نکلتا ہے۔ جس نے گزشتہ دنوں خصوصیت سے احمدیت کی مخالفت اندھادھند کی۔ نعت کو اپنے رواج کا ذریعہ بنانا چاہا۔ اس کا تو خیر اللہ تعالےٰ کے فضل سے احمدیہ دلائل نے منہ بند کر دیا۔ اور میں نے حجت کو گھر تک پہنچانے کے لئے ایڈیٹر کے گھر پر جاکر گفتگو کر کے اتمام حجت کی۔ جس میں وہ ہر طرح سے عاجز آیا۔ اور اسے کہنا پڑا۔ کہ میں نے یہ احادیث وغیرہ نہیں پڑھیں۔ اور تنگ آ کر شیخ الصوفیہ محی الدین ابن العربی کو بھی چار گواہوں کے سامنے کافر قرار دیا۔ جب یہ لکھنے کو کہا۔ تو حواس باختہ ہو کر کہنے لگا۔ کیا آپ جمہور کو میرے خلاف کرنا چاہتے ہیں۔ خیر یہ تو ہوا۔ "قضیۂ زمین برسرِ زمین" اب پیغامی اصحاب کی احمدیت سے دشمنی بھی ملاحظہ فرمالیجئے۔

الفتح سے پیغامیوں کی سازباز

ان لوگوں کے کانوں تک اس اخبار کے رویہ کی بھنک پہنچی۔ بس پھر کیا تھا۔ ایڈیٹر اخبار کے پاس عبدالمجید صاحب نے ووکنگ سے اور ابومنظور الٰہی نے لاہور سے احمدیت سے بیزاری اور قادیانیوں کے خلاف فتووں سے پُر مضمون بھیجنے شروع کئے۔ میں ان لوگوں کے اس ناروا طریق کے متعلق کچھ لکھنا نہیں چاہتا تھا۔ لیکن بابو منظور الٰہی کے آخری خط کے جو بعض الفاظ ایڈیٹر مذکور نے شائع کئے ہیں۔ انہوں نے مجھے مجبور کیا۔ کہ میں ان تمام دوستوں کے سامنے جو احمدیت کا درد اپنے سینہ میں رکھتے ہیں۔ اہل پیغام کی اس تازہ عداوتِ محمود کا ذکر کردوں۔ اور پھر ان کی اس تمام کدوکاوش کا نتیجہ اور عبرتناک ناکامی بھی بیان کردوں۔ تا سعید روحیں فائدہ اٹھائیں۔ اور ان

شر انگیزوں کو عبرت ہو۔ اور اہل دانش پر کھل جاوے۔ کہ تقیہ باز اور منافق کون ہے۔ اہل قادیان یا پیغامی پارٹی

امام ووکنگ مسجد لنڈن کے الفاظ

مسٹر عبدالمجید امام ووکنگ لنڈن سے ایڈیٹر مذکور کو جو ہمیشہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دجال اور مجنون کے ناپاک الفاظ سے یاد کرتا ہے لکھتے ہیں "حضرۃ سیدی العزیز محی الاسلام" خلاصہ خط ان کے ہی الفاظ میں یوں ہے۔ "لا تنتمی الی ای فرقۃ من الفرق المذاھب ولیس لھا ای علاقۃ بفرقۃ القادیانیۃ لا من وجھۃ العقیدۃ ولا من الوجھۃ المالیۃ" یعنے ووکنگ کی تبلیغی پارٹی کسی فرقے کی طرف منسوب نہیں۔ اور نہ اس کا کسی لحاظ سے بھی فرقہ قادیانی سے کوئی تعلق ہے۔ نہ عقیدۃ کے طور پر اور نہ مالی طور پر (دسمبر ۲۱۳)

مولوی صدرالدین صاحب کا اعتقاد

مولوی صدرالدین صاحب کے متعلق امیر شکیب ارسلان نے لکھا ہے "کان یقول لی ان اعتقادھم فی غلام احمد انہ مجدد وکنت اقول لہ انھم ان اقتصروا علی انہ مجدد فلا یخرجھم ذالک من السنۃ ولکن المخوف ھو من ان یجعلوہ مسیحا" کہ وہ مجھے کہتے تھے۔ کہ ان کا اعتقاد مرزا غلام احمد کے متعلق صرف یہ ہے۔ کہ وہ ایک مجدد تھے۔ اور میں ان سے کہتا تھا۔ کہ اگر تو یہ لوگ اسی پر کفایت کرتے ہیں۔ کہ وہ مجدد تھا تو یہ بات ان کو سنت سے نہیں نکالتی۔ لیکن خوف تو یہ ہے۔ کہ وہ کہیں انکو مسیح موعود نہ جانتے ہوں" (جریدۃ الفتح نمبر ۳۲۲)

بابو منظور الٰہی صاحب کی اشتعال انگیزی

بابو منظور الٰہی کا جو فقرہ ایڈیٹر اخبار نے شائع کیا ہے۔ اس میں آپ علماء سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ "ان لا یلتفتوا الی عقائد الفئۃ الضالۃ الغالیۃ القادیانیۃ" آپ لوگ فرقہ قادیانیہ کے عقائد کی طرف توجہ نہ کریں۔ جو گمراہ اور غلو کرنے والا ہے۔ ناظرین کرام ہر سہ بیانات آپ کے سامنے ہیں۔ مولوی صدرالدین صاحب حضرت اقدس علیہ السلام کو مسیح موعود بھی ظاہر نہیں کرتے۔ اور بابو منظور الٰہی کی شرر باری تو بالکل نمایاں ہے۔ یہ سب کچھ اس لئے کیا گیا۔ تا غیر احمدی ان لوگوں کو اپنا منظور نظر بنالیں اور قادیان والے ہی مورد قہر ٹھہریں۔ لیکن اللہ تعالےٰ کا فرمان سچ ہے "وھموا بما لم ینالوا" منافق اپنے منصوبوں میں ناکام رہتا ہے چنانچہ اخبار مذکور کے حسب ذیل بیانات اس پر گواہ ہیں (۱) بابو منظور الٰہی کو "الفقیر فی العقل والدین" کا لقب دیکر لکھتا ہے "الداعیین الی دین القادیانی افترقوا فرقتین احدھما تدعی لہ ما ادعاہ لنفسہ من النبوۃ وتزعم انھا لیست نبوۃ تشریع ... والفرقۃ الثانیۃ ... مدعی لذالک ... انہ مجدد ومصلح وتنکر علی الفرقۃ الاولی کونہ نبیا وذالک زیادۃ منھا فی [illegible] الخداع لان انکار الفئۃ ان دعوی النبوۃ تقف فی طریق مخادعۃ المسلمین بھذا المحال فارادت ان تزیل من طریق التضلیل بہ عقبۃ من العقبات (۸ رمضان المبارک)

ترجمہ: قادیانی دسیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دین کی طرف بلانے والے اددحصوں میں منقسم ہو گئے ہیں - ایک جماعت کا تو ان کی نبوت کے متعلق وہی دعویٰ ہے جو خود بانیٔ سلسلہ کا تھا اور اس جماعت کے نزدیک وہ دعویٰ نبوت غیر تشریعی کا تھا - دوسرا فرقہ اسے مجدد اور مصلح قرار دیتا ہے اور جماعت قادیان کے نبی ماننے پر معترض ہوتا ہے اور اس دوسرے گروہ کا یہ فعل بے حد دھوکہ بازی ہے کیونکہ اسے یقین ہے کہ دعویٰ نبوت کے ہوتے ہوئے اس شخص کے متعلق مسلمانوں کو مغالطہ نہیں دیا جا سکتا - لہٰذا اس فرقہ نے اس طرح گمراہی سے بچانے والی ایک روک کو دور کرنے کا ارادہ کیا ہے"۔

پھر اسی مضمون کے آخیر پر پیغام پارٹی کو "الفئۃ المارقۃ المنافقۃ" یعنی خارجیوں اور منافقوں کا گروہ قرار دیا ہے -

احمدیت سے علیحدہ ہوجانیکا مشورہ

(۳) ایڈیٹر اخبار "الفتح" پیغامیوں کو مشورہ دیتا ہے کہ جرأت کر کے اپنے پروگرام میں مزید تبدیلی کریں اور وہ یہ کہ "قطع کل علاقۃ تربطھم بالقادیانی واقوالہ ودعیاتہ" انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے آپ کے کلام اور دعاوی سے بکلی قطع تعلق کر لینا چاہیئے اور اس صورت میں ہم پیغامیوں کو مسلمان سمجھ لیں گے - اور اس مشورہ کے مفید اور معقول ہونے کی دلیل یہ دیتا ہے - کہ جب انہوں نے بانیٔ سلسلہ کی نبوت پر ایمان لا کر اس کو چھوڑ دیا ہے - تو بہتر یہ ہے کہ سب کچھ چھوڑ دیں - اصل الفاظ یہ ہیں - "انی اعتقد انھم قبل افتراقھم عن القادیانیۃ یقولون بنبوۃ ذالك … اتباعا لدعواہ الظاھرۃ الواضحۃ فلما ایقنوا بان المسلمین سینفرون منھم نفور السلیم من الاجرب مادا موا قائلین بھذہ الدعوی ادخلوا علی برنامجھم تعدیلا یقضی بالتنازل عن دعوۃ النبوۃ" (۱۵ رمضان نمبر ۳۲۷) ترجمہ - میں جانتا ہوں کہ یہ لوگ بھی قادیانیوں سے علیحدہ ہونے سے پیشتر بانیٔ سلسلہ کے کھلے اور واضح دعوٰی کی بنا پر اسے نبی تسلیم کیا کرتے تھے لیکن جب انہوں نے یقین کر لیا کہ اس دعوٰی کے ہوتے ہوئے مسلمان ان سے ایسے ہی دور رہیں گے جیسے خارشی سے تندرست - تب انہوں نے اپنے پروگرام میں تبدیلی پیدا کر لی اور دعوٰی نبوت کو چھوڑ دیا"۔

پیغامیوں کی عبرتناک ناکامی

ان بیانات صریحہ نے پیغامیوں کے منصوبوں کو خاک میں ملا دیا ایڈیٹر مذکور احمدیت کا بدزبان مخالف ہے اور ناپاک مخالفت کرتا ہے پیغامیوں نے اسے اہل قادیان کے خلاف ایک آلہ بنانا چاہا تھا

چندہ کشمیر اور بیرونی ممالک کی جماعتیں

ذیل میں افریقہ کی جماعتوں کے چندہ کشمیر فنڈ کی تفصیل دی جاتی ہے -

(۱) جماعت نیروبی بذریعہ ڈاکٹر عمر الدین صاحب مبلغ سب یہ رقم تمام کی تمام غیر احمدی اصحاب سے وصول کی گئی ہے -

(۱) سیٹھ محمد علی ماموں جی -/۱۰ (۲) سیٹھ جمال -/۵ (۳) عبد الحمید ہوٹل رود رود -/۵ (۴) ایس ایس طیب علی -/۵ (۵) اسمٰعیلہ ہوٹل -/۱ (۶) مسٹر بدر الدین صاحب -/۲ (۷) محمد احمد عرب -/۵ (۸) ملاں علی بن اسماعیل -/۵ (۹) ابراہیم علی عرب -/۲ (۱۰) میسرز یوسف علی ملاں علی بھائی -/۵ (۱۱) رشید احمد -/۲ (۱۲) نور بھائی -/۱ (۱۳) لال جی -/۳۰ (۱۴) محمد عبد اللہ گوکنی -/۲ (۱۵) مہتاب الدین صاحب قصاب -/۱ (۱۶) محمد الدین صاحب قصاب -/۱ (۱۷) سیٹھ رحیم جیورا -/۵۰ (۱۸) کرم علی مارکیٹ -/۱۰ (۱۹) احمد علی -/۱ (۲۰) میسرز علی بھائی کو -/۲ (۲۱) سیٹھ احمد برادران -/۱۰ (۲۲) سیٹھ علی بھائی شریف -/۲ (۲۳) رام کانجی -/۱ (۲۴) مسٹر کرم علی ناصر -/۱ (۲۵) نیروبی پیٹرول سٹیشن -/۳ (۲۶) ملاں علی طہر خاں جی -/۱ (۲۷) انوری ہوٹل -/۱ (۲۸) خوشی محمد رام پوری -/۱ (۲۹) لال دین درزی -/۵۰ (۳۰) شیخ نور دین گل محمد -/۵ (۳۱) کالونیل ڈیری -/۵۰ (۳۲) کینیا سروس سٹور -/۴ (۳۳) مستری فیض خان -/۱۰ (۳۴) حکیم فضل الٰہی -/۲

اس چندہ کی مجموعی رقم -/۶۰/۱۲۰ ہے جو گذشتہ ماہ میں بھیجی گئی تھی - اس کے بعد اس ہفتے میں -/۱۴ شلنگ کی رقم موصول ہوئی ہے جس میں غیر احمدی اصحاب کا چندہ حسب ذیل ہے -

حبیب اللہ کنگو موشی معرفت سید معراج الدین صاحب -/۱۴ میاں امام الدین صاحب درزی -/۱ میاں کرم الٰہی -/۱ باقی پچیس شلنگ احمدیوں کے ہیں - ڈاکٹر عمر الدین صاحب مبلغ سب کے ساتھ ان کی جماعت کے پریذیڈنٹ صاحب سید معراج الدین صاحب اور چوہدری محمد عبد الواحد صاحب چندہ کشمیر فنڈ مسلمانوں سے وصول کرنے میں خاص مدد فرماتے ہیں - اللہ تعالٰے کوشش کرنے والے اور معطی صاحبان کو جزائے خیر عطا فرمائے -

ڈاکٹر محمد شاہ نواز خاں صاحب نے زنجبار سے مبلغ ستر روپیہ غیر احمدی مستورات سے وصول کر کے بھجوائے ہیں امید ہے - کہ آئندہ بھی وہ کشمیر کی بیواؤں کی امداد کیلئے مزید کوشش کرتے رہیں گے -

۳ - جماعت آبادان سے گذشتہ ہفتہ پچاس روپیہ کی رقم مندرجہ ذیل ایرانی دوستوں سے ملی ہے - ایرانی سکہ ریال ہے -

(۱) شیخ حبیب اللہ صاحب -/۲۷ (۲) محمد عثمان بلوچ -/۲۵ (۳) اندر رام -/۳۰ (۴) پربھوداس -/۵ (۵) علم الدین -/۱ (۶) مہارام -/۵ (۷) جیواجی قادر جی -/۳ (۸) خان محمد -/۱۰ (۹) آقائی رشتہ امیر ایرانی -/۱۰ (۱۰) اقائی رشتہ محمد ایرانی -/۱۰ (۱۱) سمندر خاں -/۳۰ (۱۲) دوست محمد -/۲۰ (۱۳) اقائی علی ابن حبیس طلبی ایرانی -/۱۰۰ (۱۴) ڈاکٹر سید مبارک حسین شاہ -/۵ - مرزا برکت علی صاحب -/۱۶

کل ۳۶۲ ریال = -/۵۰ روپیہ

۴ - ممباسہ سے بابو اکبر علی خان صاحب نے ایک سو پانچ شلنگ کی رقم بھیج کر لکھا ہے - کہ جب سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے کشمیر فنڈ کے چندہ کی تحریک فرمائی ہے - اس وقت سے بابو محمد عالم شیخ صالح محمد - بھائی اللہ دتا - اور الٰہی بخش صاحب مبلغ سب خاص کوشش کے ساتھ چندہ کشمیر فنڈ وصول کرتے رہے ہیں اور کرتے ہیں - اللہ تعالٰے ان احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کی مساعی کو مشکور فرمائے -

۱۹۳۱ء کے آخیر سے فروری ۱۹۳۲ء تک -/۹۰ ۱۲ شلنگ کی رقم بہ تفصیل ذیل موصول ہو چکی ہے -

ممباسہ -/۹۸ ۷ شلنگ - ڈاکٹر بدر الدین احمد میگاڈی -/۵۷ شلنگ - بابو عبد الخالق صاحب بنگویا -/۴۲ - بابو عبد الرزاق نکورو -/۳۴ ۱ شلنگ - مسٹر محمد جمیل صاحب ٹیلوا -/۲۲۰ شلنگ - مسٹر محمد صدیق ایلڈوریٹ -/۳۰ ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے امید کی جاتی ہے - کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں کشمیری مسلمانوں کی امداد کے لئے اپنی کوششوں کو مسلسل جاری رکھیں گے -

آخر میں برٹش ایسٹ افریقہ کے تمام احباب سے التماس کی جاتی ہے - کہ وہ چندہ کشمیر فنڈ کے وصول کرنے میں خاص سعی کریں - نیز اس بات کا خیال رکھیں کہ کشمیر کا چندہ حتی الوسع ماہوار آنا چاہیئے - کیونکہ موجودہ آمد ماہوار اخراجات کو پورا نہیں کر سکتی -

ہندوستان کے دوستوں کو بھی چاہیئے - کہ اس بارہ میں پوری کوشش سے کام لیں -

(فنانشل سکرٹری آل انڈیا کشمیر کمیٹی)

بعض پرائیویٹ قطعات اراضی قابل فروخت

اس وقت قادیان کی نئی آبادی کے تمام محلوں میں بعض اچھے اچھے موقع کے قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ مثلاً محلہ دارالعلوم میں نصرت گرلز سکول اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے درمیان جو اس وقت رعایتی شرح سے نہایت ارزاں نرخ پر فروخت ہو رہے ہیں۔ یعنی بڑی سڑک پر بجائے ۔/۲۵ کے ۔/۱۵ فی مرلہ اور اندرون محلہ بجائے ۔/۲۰ کے ۔/۱۲ فی مرلہ۔ محلہ دارالفضل میں ریلوے روڈ پر منڈی کے قریب۔ مسجد کے قریب۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے قریب۔ جن میں سے بعض قطعات کے چاروں طرف راستے ہیں۔ اور آبادی کے وسط میں واقع ہیں۔ تفصیلات اور ان کی قیمتیں بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت دریافت کی جا سکتی ہیں۔

المشتہر

محمد احمد مولوی فاضل (پسر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب)

قادیان

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت راجہ علی محمد خان صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول و افسر مال ضلع راولپنڈی

دعویٰ نمبر مقدمہ ۱۰ سنہ $\frac{33}{32}$

ہردت سنگھہ ویرتاب سنگھہ نابالغ برفاقت ہردت سنگھہ برادر خود پسران چرن سنگھہ جواہر سنگھہ دنتھا سنگھہ پسران چندر سنگھہ قوم مہاجن سکنہ تارہ

بنام

علی اکبر ولد حیات خان قوم ادمال گھر سکنہ تارہ

دعویٰ استقراریہ

بنام :- مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی علی اکبر مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے اس لئے اشتہار ہذا بنام علی اکبر مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر علی اکبر مذکور تاریخ $\frac{3}{33}$-۲۲ کو مقام راولپنڈی حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔ آج بتاریخ $\frac{2}{33}$-۲ بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

دستخط حاکم (مہر عدالت)

لڑکی سے لڑکا

ایام حمل میں ۹ ہفتے تک جبکہ جنین کچی حالت میں ہوتا ہے۔ ایم۔ این ڈی۔ ڈھلن صاحب ایم۔ آر سی۔ آئی وغیرہ لنڈن کی تیار کردہ مجرب و آزمودہ نین گولیاں کھلائیں جراثیم نرینہ غالب اور مادینہ مغلوب ہو کر بفضل خدا لڑکا پیدا ہوگا ضرورت مند فائدہ اٹھائیں۔ قیمت برائے نام ۵ روپیہ۔ احمدی دوستوں کو مزید رعایت ہوگی۔ قیمتی تصادیق موجود ہیں۔

المشتہر:- ایم نواب الدین منیجر محبوب اولاد نرینہ میاں محلہ۔ بٹالہ ضلع گورداسپور

کیا آپ نے؟

دلکشا ہیر آئل

استعمال نہیں کیا۔ جو کہ دماغ کو تر و تازہ رکھتا ہے دائمی سر درد و نزلہ کو بمنزلہ اکسیر ہے۔ بالوں کو قبل از وقت سفید ہونا اور جھڑنا روک کر سفید ہوئے بالوں کو سیاہ کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۴ اونس ایک روپیہ

دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان

مصباح کا خلافت نمبر منگوائیے اور غیر مبائعین میں تقسیم کر کے ثواب لیجئے

زراعتی آلات و دیگر مشینری

آہنی رہٹ۔ آہنی خراس (دیسی چکی) ٹیکر کے بیلنے جات انگریزی ہل۔ چارہ کترنے (چاف کٹر) بادام روغن نکالنے قیمہ بنانے۔ چونہ پیسنے۔ چاولوں اور سیویاں کی مشینیں۔ دستی پمپ زراعتی و دیگر مشینری اعلیٰ اور بارعایت خریدنے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے۔ ایک دفعہ آزمائش شرط ہے۔ اسی وقت ٹل منگا لیکا مذکی تیہ

ایم۔ اے۔ رشید اینڈ سنز انجینئرز بٹالہ۔ پنجاب

اٹھرا حب (گود بھری) (رجسٹرڈ)

مولانا حکیم نور الدین صاحب شاہی طبیب کا ستر سالہ مجرب نسخہ حب اٹھرا گورنمنٹ آف انڈیا سے نظام جان اینڈ سنز کیلئے رجسٹرڈ ہو چکا ہے۔ جو دوسری جگہ سے نہیں مل سکتا۔ اگر آپ کو اولاد کی خواہش ہے تو یہی حب اٹھرا رجسٹرڈ گھر میں استعمال کرادیں اگر آپ نے بے اولادی کا اندھیرا دور کرنا ہے تو حب اٹھرا رجسٹرڈ ضرور استعمال کرادیں۔ اگر آپ کو بفضل خدا۔ ذہین۔ خوبصورت باعمر تندرست بچوں کی ضرورت ہے تو حب اٹھرا رجسٹرڈ ہی استعمال کرادیں۔ حب اٹھرا مرض اٹھرا کا تریاق ہے۔ اٹھرا کی شناخت حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر مر جاتے ہیں اٹھارہ سال تک نہیں پہنچتے۔ حب اٹھرا رجسٹرڈ رحم میں بچہ کو طاقتور بناتی۔ حمل کو گرنے سے روکتی ہے۔ اور پیدائش میں بھی آسانی ہوتی ہے۔ بچہ اور والدہ کے لئے تریاق ہے۔ فوراً حب اٹھرا رجسٹرڈ منگوا کر استعمال کرادیں۔ اور قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک ۱۱ تولہ منگوانے پر صرف لعہ روپیہ علاوہ محصول نصف منگوانے پر صرف محصول معاف

المشتہر

نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

پرماتما کی خاص مہربانی سے زچہ و بچہ دونوں کی جان بچ گئی!

میرے گھر بچہ ہونے والا تھا۔ تین روز سخت تکلیف رہی دائیاں کوشش کر کے جواب دے بیٹھیں تو سخت مایوسی کی حالت میں

اکسیر تسہیل ولادت

کا استعمال کیا۔ پرماتما نے خاص مہربانی کی زچہ اور بچہ دونوں کی جان بچ گئی۔ ایسی جادو اثر دوائی کے موجد کا شکریہ ادا کرنے کے قابل میں اپنے آپ کو نہیں پاتا۔ ایسے نازک اور دل ہلا دینے والے موقعہ پر اس دوائی کا گھر میں موجود ہونا نہایت ضروری ہے۔ اس کے استعمال سے ایسی مشکل گھڑیاں نہایت آسان ہو جاتی ہیں۔ اور بعد ولادت کے درد بھی نہیں ہوتے قیمت بمعہ محصولڈاک اڑھائی روپیہ جو بالکل معمولی ہے۔

اچانن داس سلانوالی) ملنے کا پتہ یہ ہے

منیجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی۔ لائن سرگودہا

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

مسلم کانفرنس کے ساتھ مسلم لیگ کے الحاق کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے ۵ مارچ کو لیگ کونسل کا اجلاس دہلی میں منعقد ہوا۔ تو صدر میاں عبدالعزیز صاحب بیرسٹر پشاور نے نمائندہ پریس کو شرکت کی اجازت دیدی۔ اس پر بعض ارکان نے احتجاج کیا۔ اور اسے نکال دینے کو کہا۔ مگر صاحب صدر اپنے فیصلہ پر قائم رہے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ باہم تو تو میں میں شروع ہو گئی۔ اور بعض معزز ممبروں میں ہاتھا پائی کی نوبت پہنچ گئی۔ جو بے حد قابل افسوس ہے۔

صدر اسمبلی سر ابراہیم رحمت اللہ صاحب نے بذریعہ برقی پیغام وائسرائے کو اپنے عہدہ سے مستعفی ہونے کی اطلاع دی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے طبی مشورہ کی بنا پر ایسا کیا ہے۔

وائسرائے ہند لیڈی ولنگڈن کی معیت میں ۵ مارچ کو بھوپال پہنچے۔ اور نواب کروائی کی شادی کی دعوت میں شرکت کی اس کے بعد آپ نے تقریر کی جس میں موجودہ والئی بھوپال کی قابلیت۔ بیدار مغزی اور حسن انتظام کی تعریف کی

وہائٹ پیپر کے متعلق نئی دہلی سے ۷ مارچ کی اطلاع مظہر ہے کہ وہ دہلی پہونچ گیا ہے تاکہ حکومت ہند اس پر غور کر سکے۔ اور اس کے حسب منشاء ترامیم کی جا سکیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ایک طویل دستاویز ہے۔ جس میں دو صد سے زائد پیرے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ۱۸ مارچ کو یہ بیک وقت انگلستان و ہندوستان میں شائع کر دیا جائیگا۔

پنجاب کونسل کے ہندو و سکھ ممبران کے متعلق جو واک آؤٹ کے بعد خود ہی واپس چلے گئے ہیں۔ ملاپ ۹ مارچ کا بیان ہے کہ وہ مسلمان ممبروں کے ساتھ مل کر ہندو مسلم سمجھوتہ کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور یہ کہ بعض مسلم ممبران پنجاب کونسل مشترکہ انتخاب کو کسی نہ کسی صورت میں تسلیم کر لینے پر رضامند ہو جائینگے۔ معلوم نہیں ایسے بر خود غلط ممبران کون ہیں۔

اسمبلی کے اجلاس میں ۶ مارچ کو ڈپٹی پریذیڈنٹ نے وائسرائے کا اعلان پڑھ کر سنایا۔ جس میں واضح کیا گیا تھا کہ فیڈریشن کے متعلق ملک معظم کی حکومت کا فیصلہ موصول ہونے تک اسمبلی کی میعاد میں اضافہ کیا جاتا ہے۔

کشمیر مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کا ایک اجلاس ۲ مارچ کو سری نگر میں منعقد ہوا۔ جس میں نمائندے بہ تعداد کثیر شریک ہوئے۔ اس بات پر سخت اضطراب کا اظہار کیا گیا کہ کانفرنس اور کمیشن کے نتائج پر ہز ہائینس کے احکام کی تعمیل کما حقہٗ نہیں کی جا رہی۔ مسلمانوں کے مطالبات منظور کرانے کے ذرائع پر بھی غور و خوض کیا گیا۔

کونسل آف سٹیٹ میں ۶ مارچ کو ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ہوم سکرٹری نے کہا۔ کہ گاندھی جی کی رہائی کے سلسلہ میں وزیر ہند اور وائسرائے ہند کئی بار جو کچھ کہہ چکے ہیں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتا۔ حکومت کی حکمت عملی میں قطعاً کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ عنقریب پانچ روپیہ کا ایک نیا نوٹ جاری کیا جائیگا۔ جس کی خصوصیت یہ ہوگی کہ وہ مختلف حیثیتوں سے موجودہ نوٹ سے بہتر ہوگا۔ اس کا چھاپہ بھی مختلف قسم کا ہوگا۔ لمبائی ۵ انچ اور چوڑائی ۲½ انچ ہوگی گویا لمبائی میں موجودہ نوٹ سے ایک انچ اور چوڑائی میں ½ انچ کم ہوگا۔

چین و جاپان کی جنگ کے متعلق لندن سے ۷ مارچ کی اطلاع مظہر ہے کہ کیوپیکو اور اس کے گرد و نواح میں سخت جنگ جاری ہے۔ جاپانی سخت بم بازی کر رہے ہیں۔ اور وہ کیوپیکو کو عبور کرنے کی کوشش میں ہیں۔ لیکن چینی نہایت استقلال کے ساتھ مدافعت کر رہے ہیں۔

برار کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ اسے وہائٹ پیپر میں نظام کے حوالہ کر دینے کا فیصلہ کر دیا گیا ہے۔ جہاں نظام گورنمنٹ کی طرف سے خاندان شاہی کا کوئی ممبر گورنر ہوا کریگا

تخفیف اسلحہ کی کانفرنس جنیوا میں تقریر کرتے ہوئے ۶ مارچ کو نمائندہ جرمنی نے کہا کہ ایک سال کی جد و جہد کے بعد کانفرنس ایک سپاہی۔ ایک بندوق۔ ایک جنگی جہاز اور ایک ہوائی جہاز کی تخفیف کرنے میں بھی کامیاب نہیں ہو سکی۔

جرمنی کی نازی حکومت نے ایک فرمان کے رو سے پروشیا کو اجازت دیدی ہے۔ کہ وہ جمہوریہ جرمنی کے جھنڈے بے شک ترک کر دے اور اپنا پہلا جھنڈا لہرائے۔

کلکتہ پولیس نے ۶ مارچ کو شہر کے مختلف حصوں پر چھاپے مار کر ایک ہزار اشخاص کو چوریوں اور ڈاکوں کے سلسلہ میں گرفتار کر لیا۔

اسمبلی کے اجلاس میں ۷ مارچ کو ایک ممبر نے فوج کو ہندوستانی بنانے کے مطالبہ پر زور دینے کے لئے فوجی مصارف کے مطالبہ میں ایک روپیہ کی تخفیف کی تحریک پیش کی۔ جو ۳۰ کے مقابلہ میں ۴۸ آراء کی کثرت سے منظور ہو گئی۔

مہاشہ کرشن مالک پرتاپ کے فرزند مسٹر ویریندر کو لاہور پولیس نے ۷ مارچ کو رات کے وقت نئے قانون ضابطہ ترمیم فوجداری کے ماتحت گرفتار کر لیا۔ انہیں قلعہ میں رکھا گیا ہے۔

پنجاب کونسل میں ۷ مارچ کو ڈاکٹر نارنگ نے حب منڈی ہائیڈرو الیکٹرک سکیم کے لئے مطالبہ زر پیش کیا۔ تو نواب احمد یار خاں دولتانہ نے ان کی پہلی تقریروں کے اقتباسات پڑھ کر بتایا۔ کہ آپ اس سکیم کے سخت مخالف رہے ہیں۔ اور امید ہے چند ہزار ماہوار تنخواہ کی وجہ سے ان کے خیالات میں تبدیلی نہ پیدا ہوئی ہوگی۔ ڈاکٹر نارنگ نے اس کے خلاف پروٹسٹ کیا۔ تو صاحب صدر نے نواب صاحب کو اس سے روک دیا۔

امریکہ کے نئے پریذیڈنٹ نے ۴ مارچ کو چارج لے لیا۔ آپ کا شاندار جلوس نکالا گیا۔ آپ نے ۷ مارچ کو سونے اور چاندی کی برآمد پر پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ اور ۱۰ مارچ تک بنکوں میں تعطیل کا حکم دیدیا۔

لنڈن سے ۸ مارچ کی خبر ہے کہ مسئلہ منچوریا کے تصفیہ کے لئے لیگ اقوام کی مقرر کردہ کمیٹی نے جاپان کے خلاف جو فیصلہ کیا تھا۔ اس پر جاپان نے دھمکی دی تھی۔ کہ اگر لیگ نے اس کمیٹی کو منظور کر لیا۔ تو جاپان اس سے علیحدگی اختیار کر لیگا۔ اب جاپانی کیبنٹ نے کئی دنوں کے غور و خوض کے بعد لیگ سے علیحدگی کی منظوری دیدی ہے۔ جس کی باضابطہ اطلاع لیگ کو جلد دیدی جائیگی۔

یو۔ پی گورنمنٹ کے محکمہ تعلیم نے اعلان کیا ہے کہ لڑکوں کے سکولوں میں تعلیم حاصل کرنے والی لڑکیوں کی تعداد اس وقت ۷۰۰۰۵ ہے۔

کانگرسی سرگرمیوں کے پیش نظر حکومت بمبئی نے ۶۰ دیہات پر تعزیری پولیس مقرر کر دی ہے اور اس کے اخراجات کی وصولی کے لئے ٹیکس لگا دیا ہے۔ سرکاری ملازم اور تین درجن دیگر اشخاص کو اس سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔

نارمل سکول دہلی کی طالبات کو پرنسپل نے سول سرجن کے پاس طبی معائنہ کے لئے بھیجا تھا۔ جس نے ان کی چھاتیوں اور دیگر اعضاء کا معائنہ کیا۔ ۸ مارچ کو اسمبلی میں ایک ممبر نے اس کے متعلق سوال کیا۔ تو ہوم ممبر نے بتایا کہ بے شک ایسا ہوا ہے۔ مگر غلطی سے کیونکہ سول سرجن کو یہ نہ لکھا گیا۔ کہ ان کا معائنہ لیڈی ڈاکٹر سے کرایا جائے۔ آئندہ ایسا نہ ہوگا۔

ہاؤس آف کامنز میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ۷ مارچ کو وزیر ہند نے کہا۔ کہ جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کے لئے [illegible]